راہ نجات

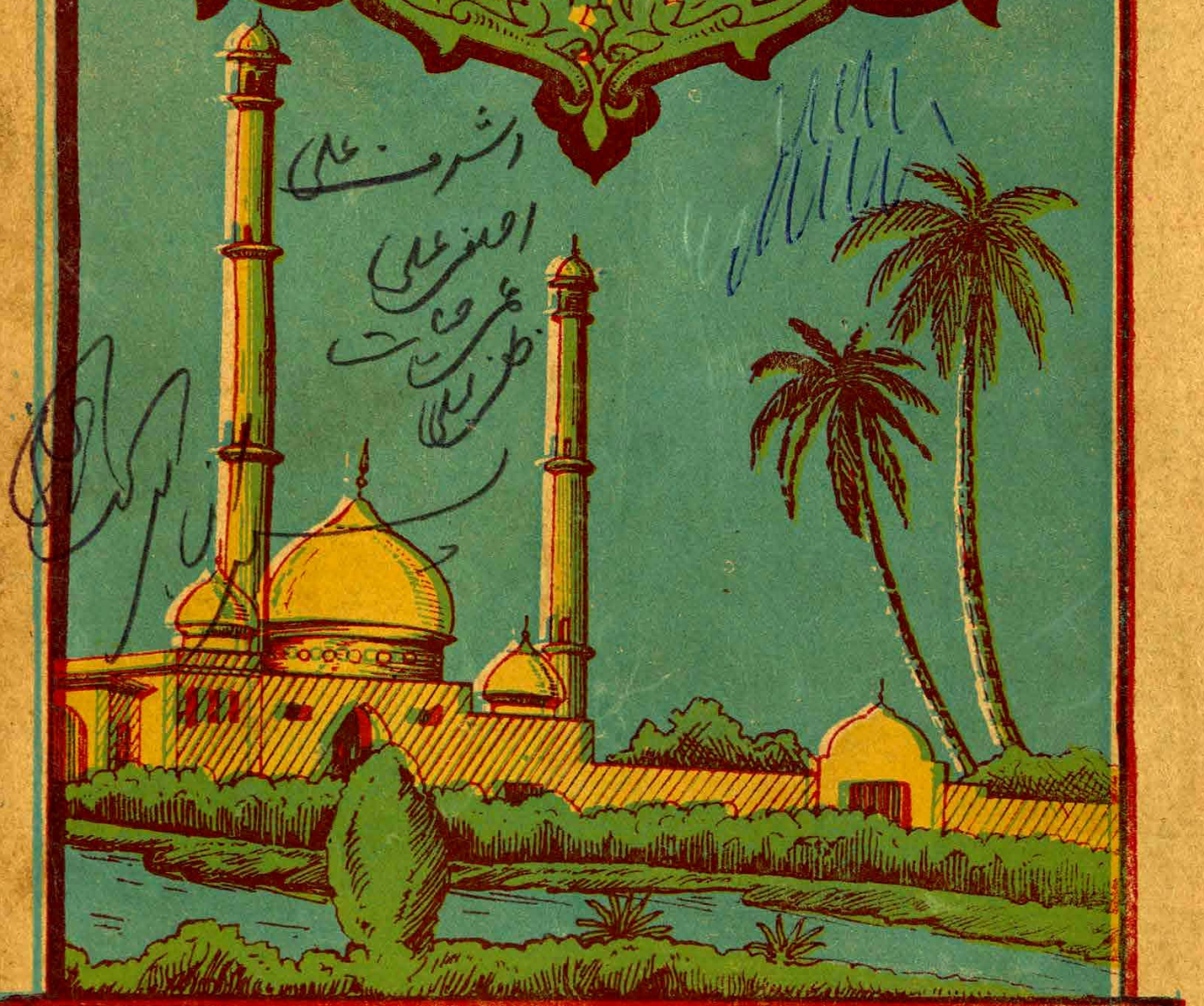

ہر قسم کی بارعایت
کتابیں منگوانے کا پتہ
سیٹھ آدم جی عبداللہ مبئی والے - لاہور نولکھا بازار پاکستان

پرنٹر پریس شیر ازنوری

گنجینۂ خراد و صنعت فولاد یعنی

یعنی مشین سازی مصنفہ ایس ایچ لیور مکاریہ بی ایم ای انگلینڈ

کتاب ہذا میں صنعت خراد سے متعلقہ تمام مشینری اور اس کے پرزہ جات و اوزاروں پر روشنی ڈالی ہے اور ان سے صحیح طریق پر کام لینے کے ڈھنگ بتائے ہیں نیز بعض بعض جگہ فنی نقوش و جدولوں سے حساب سمجھانے کی کوشش کیگئی ہے میکہ و میٹر کے استعمال کے اعداد و شمار سے فنی مہارت کی چہرہ کشائی کی ہے۔ صفحات ۱۸۰ قیمت دو روپے عہ علاوہ خرچہ

خراد باتصویر

اسمیں خراد پر پرزوں اور ہر قسم کی چوڑیوں کے کاٹنے کا حساب۔ پیمائش کے صحیح طریقے۔ دھاتوں کی ڈھلائی آمیزش وغیرہ درج ہیں قیمت دو روپے مجلد سنہری ڈائی دار

ٹیکسٹائل ملز ویونگ گائیڈ

(ایک تجربہ کار ماہر فن کی قلم سے)

کتاب مذکورہ میں فاضل مصنف نے اس پیشہ سے متعلقہ ہر پہلو پر بحث کرتے ہوئے وہ تمام باتیں اجاگر کر دی ہیں جنہیں جاننا صنعت کار کے لئے بے حد ضروری ہے اس کتاب میں فن پارچہ بافی سے متعلقہ مشینری سے متعلقہ پرزہ جات کے ساتھ ہی ساتھ ہر قسم کے ریشوں کو عملی صورت میں کاتنے تو منے اور چرخ وغیرہ سے لیکر کپڑے کی تیاری تک کے تمام مراحل کو آسان طریقہ میں بتایا گیا ہے قیمت ہے

مصنفہ مولفہ خان فضل حکیم اختر بی اے

اصلی مکمل ممتاز مکینیکل انجینرنگ گائیڈ

اس کتاب میں فاضل مصنف نے کروڈ آئیل آئیل گیس سٹیم انجنوں فارم ٹریکٹروں بائلروں فیڈ پمپوں وغیرہ کی ساخت کے ہر پہلو کو مدنظر رکھتے ہوئے مدلل طور پر مشینری کے پرزہ جات بنانے اور انہیں فٹ کرنے کے طریقے بتانے کے علاوہ ساختی دھاتوں کی قدر و قیمت کے نقشہ جات دیئے ہیں اسمیں جابجا پرزہ جات کی تصاویر اور صحیح چالو رکھنے کے گر بتائے گئے ہیں قیمت حصہ

ہینڈ بک آف مکینیکل انجینیر

کتاب ہذا بلڈنگ انجینیر و مکینیکل انجینیر چوہدری کریم بخش سندھو کی سالہا سال کی محنت اور تجربہ میں تعمیر گرین آئس پلانٹ سٹیم بوائلر سٹیم انجن وغیرہ کی مکمل تفصیل درج ہے قیمت ہے

ورکشاپ باتصویر

مصنفہ مکینیکل انجینیر ایس حمید فانی امرتسری) اس کتاب کی مدد سے سرکاری و غیر سرکاری ورکشاپوں میں کام کرنیوالے فٹر لوہار ہینڈ مستری خراد، ڈرائیور مکینیکل اور مکینیکل ورسیر، حتی کہ انجینیرز فائدہ اٹھا سکتے ہیں اس کتاب کے کئی ایڈیشن فروخت ہو چکے ہیں اور مارکیٹ میں بے حد مقبول ہے خاصکر نئے کام کرنیوالوں کے لئے تو استاد کامل ہے کتابت و طباعت عمدہ و بہترین۔ مجلد سنہری قیمت دو روپے

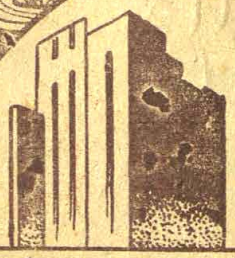

رہنمائے تعمیرات

یعنی

بلڈنگ انجینیر

مصنفہ چوہدری کریم بخش سندھو ہر بلڈنگ انجینیر

یہ کتاب پاکستانی زبان میں اپنی وضع کی نئی تصنیف ہے اس میں فن تعمیرات کے ہر پہلو پر مفصل بحث کی گئی ہے یہ کتاب خاص طور پر اوورسیر کا کورس پاس کرانے کی غرض سے تیار کی گئی ہے قیمت پانچ روپے صرف

ریڈیو گائیڈ

(باتصویر)

یہ کتاب

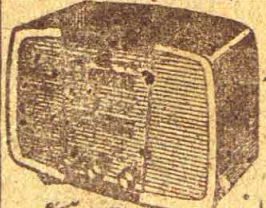

ایک ماہر فن امریکی ریڈیو انجینیر کی تصنیف سے ہے جسمیں باریک فنی فارمولوں اور ریاضی کے دقیق سوالات کو قطعی طور پر نظر انداز کرتے ہوئے ایک نو آموز انسان کو ریڈیائی حکمتوں سے مکمل طور پر آگاہ کیا جا سکتا ہے اے سی اور ڈی سی کرنٹ کے فرق۔ ایک والو اور متعدد والو والے ریسونگ سٹیجوں پر مفصل بحث کی گئی ہے۔ ۵۰۰ صفحات قیمت چار روپے علاوہ محصول ڈاک

(جلد اول) موٹر گائیڈ (باتصویر)

یہ ایک انگریز مکینیکل انجینیر کی کتاب ہے جسمیں پٹرول انجن کی کارکردگی کے بارے میں مفصل طور پر بحث کی گئی ہے ایک سلنڈر انجن سے لے کر بارہ سلنڈر انجن، دو سٹروک اور چار سٹروک انجن، سلنڈر، سلنڈر ہیڈ، کرنک شافٹ، کیم شافٹ والو اور گریس بکس وغیرہ کی بیشمار تصویروں کی مدد سے ہر ایک پرزے پر پوری پوری روشنی ڈالی گئی ہے مجلد رنگین گرد پوش قیمت۔ چار روپے

ممتاز ٹریکٹر گائیڈ باتصویر

اس کتاب میں ٹریکٹر چلانے اور مرمت کرنے کی مکمل معلومات درج ہیں۔ نیز ٹریکٹروں میں عام پیدا ہونے والے نقائص کی دریافت وغیرہ درج ہیں نیز ٹریکٹر سے کھیتی باڑی کرنا۔ کلچ کی اہمیت پاور لفٹ غرضیکہ ہر پرزہ کو مفصل تشریح کے ساتھ سمجھایا گیا ہے۔ اس زمانہ میں ٹریکٹر کا استعمال بہت ہو رہا ہے۔ جو کام بیلوں سے کئی ہفتوں میں ہوتا تھا اب وہ ٹریکٹر کے ذریعے ایک دن میں ہوتا ہے۔ اس کتاب میں چلانے کے طریقے سب درج ہیں۔ قیمت دو روپے آٹھ آنے

پتہ ملنے کا: سیٹھ آدم جی عبداللہ پبلشرز بمبئی والے نولکھا بازار لاہور

Asrif

ایس اشرف دلدار

ایس اشرف دلدار

Dildar

راہِ نجات!

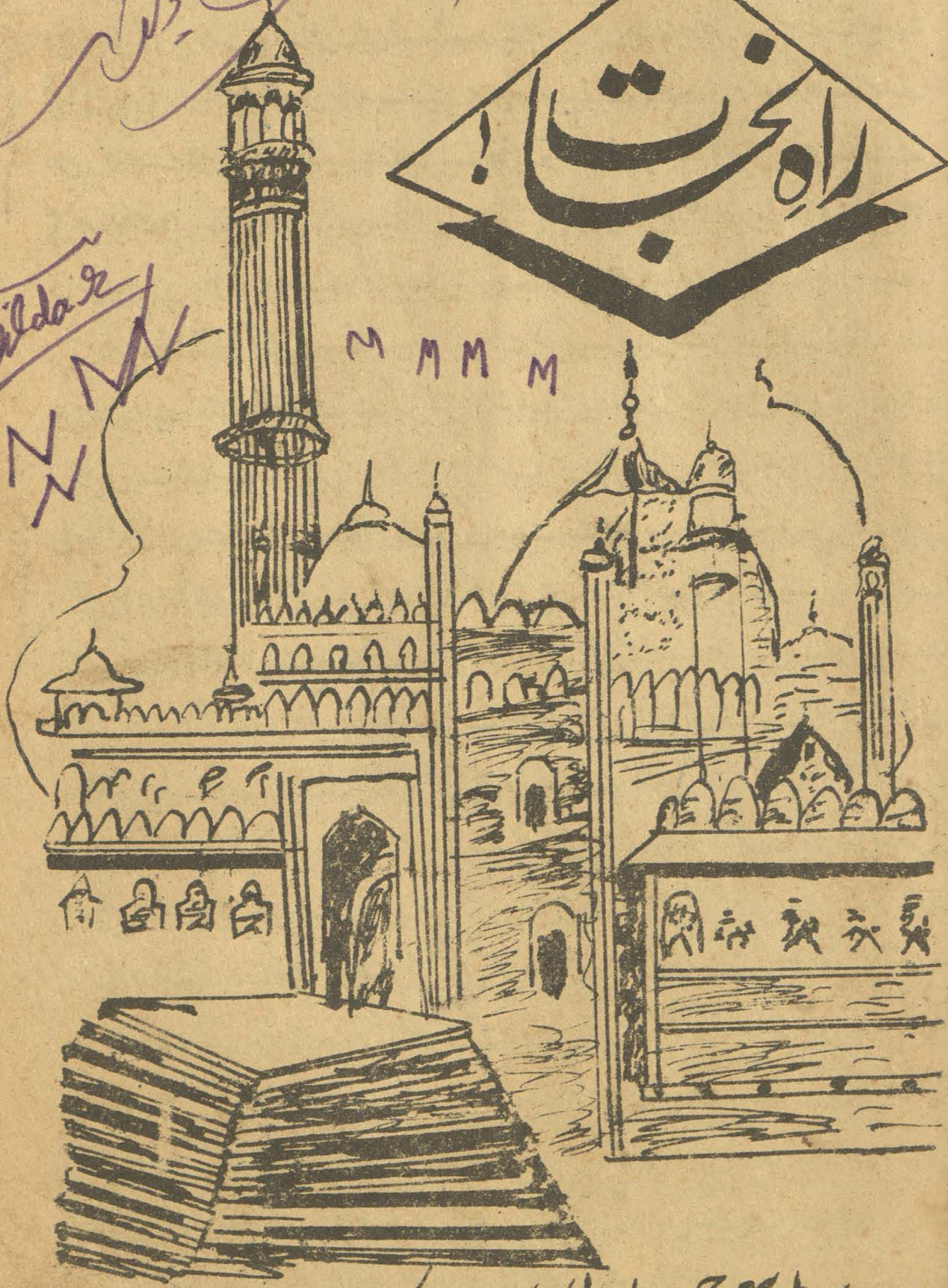

ملنے کا پتہ:- سیٹھ آدم جی عبداللہ بمبئی والے نولکھا بازار لکھنؤ

قیمت چھ آنے

قیمت ۶ر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی نَوَالِہٖ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ ط

اے عزیزو! سمجھو تم اس بات کو کہ مسلمان ہونا بڑی نعمت ہے۔ جو کوئی مسلمان ہو، خدا کے دوستوں میں داخل ہو۔ دنیا میں بھی اُس پر رحمت ہو اور آخرت میں بڑے بڑے درجے بہشت میں پائے اور بغیر مسلمان ہونے کے عبادت قبول نہیں ہوتی۔ اس واسطے ہر انسان پر لازم ہے کہ پہلے ایمان اور اسلام کے مسئلے سیکھے اور اپنی اولاد اور گھر کے سب آدمیوں کو سکھائے تو مرنے کے بعد عذاب سے نجات پائے اور نہیں تو بہت عذاب دیکھے گا، یہ بھی اور اُس کے گھر والے بھی۔ اب سنو مسئلے دین کے جو پکی اور معتبر کتابوں سے نکال کر بیان کرتا ہوں۔ فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بنیاد اسلام کی پانچ چیزیں ہیں۔ اوّل کلمہ شہادت کا۔ دوسرے نماز تیسرے زکوٰۃ۔ چوتھے حج۔ پانچویں روزے رمضان کے۔ اب سنو تم پہلے کلمہ کے معنی۔ فرض یہی ہے مسلمان پر کہ زبان سے اقرار کرے اور دل سے سچ جانے کہ پیدا کرنے والا سارے جہان کا ایک ہے۔ اللہ اُس کا نام پاک ہے۔ کوئی اُس کا شریک نہیں۔ سب بڑائیاں اور کمال اسی کو ہیں اور وہ سب عیبوں سے پاک ہے۔ کسی کام میں کسی کا محتاج نہیں، سب اُسی کے محتاج ہیں۔ سب چیزوں کی اس کو خبر ہے ایک ذرّہ بھی اس سے چھپا نہیں۔ اُسے سب چیزوں کی قدرت ہے۔ جو چاہے، سو کرے۔ کوئی اُس کے حکم کو پھیر نہیں سکتا اور جو کچھ بندے کام کرتے ہیں بھلا یا بُرا بلکہ دنیا میں جو کرتا ہے، سب خدا کی تقدیر سے ہے یعنی خدا نے پہلے ہی لکھ رکھا تھا کہ فلاں سے فلاں وقت ایسا ہوگا اور ایمان لائے کہ فرشتے بندے خدا کے ہیں۔ پیدا ہوئے نور سے پاک ہیں، گناہ نہیں کرتے جس کام پر خدا نے مقرر کر دیا ہے۔ اُس پر قائم ہیں۔ نہ مرد ہیں نہ عورت۔ کھاتے پیتے نہیں خدا کا ذکر اُن کی زندگی ہے۔ گنتی ان کی خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ ان میں چار فرشتے بہت نامور ہیں جبرائیلؑ کہ کتابیں خدا کی خدا کے حکم کے ساتھ پیغمبروں کے پاس لایا کرتے تھے۔ میکائیلؑ کہ روزی خدا کے حکم سے بندوں کو پہنچاتے ہیں۔ اسرافیلؑ کہ صور منہ میں لئے کھڑے ہیں۔ قیامت کے دن پھونکیں گے۔ اور عزرائیلؑ کہ مرنے کے وقت جان نکالتے ہیں اور ایمان لاوے کہ خدا نے پیغمبروں کو کتابیں بھیجی ہیں۔ توریت حضرت موسےٰ پر۔ انجیل حضرت عیسیٰؑ پر۔ زبور حضرت داؤدؑ پر۔ قرآن حضرت محمد مصطفےٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام پر اور بعض کتابیں اور پیغمبروں پر۔ جو کچھ خدا کی کتابوں میں لکھا ہے، سب حق ہے، اس پر ایمان لائے اور ایمان لائے کہ خدا نے بندوں کی ہدایت کیلئے دنیا میں پیغمبروں کو بھیجا اور حکم کیا کہ جس راہ پر پیغمبر لے چلیں، اسی راہ پر چلو تو دین و دنیا تمہارا دوست رہے جو کوئی دوسری راہ چلے گا، دوزخی ہوگا۔ سب پیغمبر برحق ہیں اور گناہوں سے پاک اور ساری خدائی سے افضل ہیں۔ اُن کے درجے کو کوئی نہیں پہنچتا ہے۔ اوّل حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔ باپ سب آدمیوں کے

---

۱۲ سب تعریف اللہ کو ہے۔ اس کی بخشش پر اور درود اور سلام اُس کے رسول پر جو محمد ہیں اور آل پر سب پر۔

ان کے بعد ان کی اولاد سے اور بہت سے پیغمبر ہوئے جن کی گنتی خدا کو معلوم ہے۔ آخر سب سے بعد دنیا میں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے اور پیغمبری حضرت پر ختم ہوئی۔ مگر نور حضرتؐ کا سب سے پہلے پیدا ہوا تھا۔ اسی واسطے حضرتؐ سب پیغمبروں کے سردار ہیں۔ پیدا ہوئے ہیں مکے شریف میں۔ جب چالیس برس کے ہوئے۔ تب خدا کی طرف سے پیغمبری ملی اور قرآن شریف اترنا شروع ہوا۔ پھر تیرہ برس مکے شریف میں رہے اور وہاں ہی معراج ہوئی حضرت جبرائیلؑ براق لے کر آئے۔ حضرتؐ کو سوار کر کے مسجد اقصیٰ[1] میں لیگئے عرش، کرسی سب کچھ دیکھا اور بہشت اور دوزخ کی بھی سیر کی اور اس رات میں بڑی بڑی نعمتیں خدا سے پائیں اور پانچوں وقت کی نماز بھی وہیں فرض ہوئی۔ پھر جب حضرتؐ تریپن برس کے ہوئے تو خدا کے حکم سے مکے شریف سے مدینے پاک میں ہجرت فرما گئے۔ دس برس وہاں رہے۔ جب تریسٹھ برس کے ہوئے، تب وفات پائی۔ چنانچہ قبر شریف حضرتؐ کی وہیں بنی۔ چار کرسی حضرتؐ کی یہ ہیں۔ محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد المناف۔ اور ایمان لائے کہ مرنے کے بعد آدمی کے پاس قبر میں دو فرشتے منکر و نکیر آ کے سوال کرتے ہیں کہ رب تیرا کون ہے؟ دین تیرا کیا ہے؟ یہ کون شخص ہیں جو تمہارے پاس آئے مردہ اگر با ایمان ہے تو ان کو جواب دیتا ہے کہ رب میرا اللہ ہے۔ دین میرا اسلام ہے اور یہ شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ ہمارے پاس خدا کے حکم سے آئے تھے۔ پھر اس مردے خدا کی رحمت نازل ہوتی ہے۔ بہشت کی طرف سے اس کے واسطے دروازہ کھول دیتے ہیں۔ اور یہ مردہ اگر بے ایمان ہے۔ منکر نکیر کا جواب اسے نہیں آتا۔ ہر ایک بار کہتا ہے کہ میں نہیں جانتا۔ پھر اس پر عذاب سخت کرتے ہیں اور دروازہ دوزخ کی طرف کھول دیتے ہیں۔ اور ایمان لائے کہ قیامت آنی برحق ہے۔ اس دن حضرت اسرافیل صور پھونکیں گے آسمان پھٹ جائیں گے اور تارے ٹوٹ جائیں گے اور ٹوٹ کر گر پڑیں گے اور پہاڑ ایسے اڑتے پھریں گے جیسے روئی کے گالے۔ پھر زمین اور آسمان اور سارا جہان فنا ہو جائے گا۔ جب دوسری بار پھونکیں گے تو پھر سب کچھ موجود ہو جائے گا۔ مردے قبروں سے نکلیں گے اور ترازو عمل کی کھڑی ہوگی اور نامۂ اعمال ان کے ہاتھوں میں دیں گے اور حساب کریں گے۔ ہاتھ پاؤں گواہی دیں گے کہ بھلے کام کئے تھے یا برے۔ اور دوزخ کی پیٹھ پر پل صراط کھڑا ہوگا۔ بال سے باریک اور تلوار سے تیز۔ اس پر سب کو چلنے کا حکم ہوگا۔ نیک بندے ایسے چلیں گے جیسے بجلی یا جیسے ہوا یا جیسے تیز گھوڑا اور بعض پیادوں کی طرح اور بہت سے دوزخ میں کٹ کر گریں گے۔ اور ایمان لائے کہ حق تعالیٰ نے حضرتؐ کو حوض کوثر دیا ہے اس کا پانی شہد سے میٹھا اور دودھ سے زیادہ سفید ہے۔ کوزے اس کے بہت ہیں۔ جیسے آسمان کے تارے

[1] مسجد اقصیٰ بیت المقدس کا نام ہے۔ ملک شام میں ایک مسجد ہے ۱۲

حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس پر بیٹھ کر قیامت کے دن اپنی امت کو پانی پلاویں گے جو کوئی پیئے گا، پھر پیاسا نہ ہوگا۔ اور ایمان لائے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سارے پیغمبرؑ اور اولیا اور نیک آدمی قیامت کے دن گنہگاروں کی شفاعت کریں گے۔ اور ایمان لائے کہ مسلمان کو بہشت میں بڑی بڑی نعمتیں ملیں گی۔ کھانے کو میوے اور پینے کو شربت۔ خدمت کو حوریں اور غلمان۔ رہنے کو مکان اچھے اچھے۔ سب سے بڑی نعمت بہشت میں خدا کا دیدار ہے کہ اپنے فضل سے مسلمانوں کو نصیب کرے گا اور کافروں کو دوزخ میں بڑے بڑے عذاب ہوں گے۔ آگ، سانپ بچھو، گرم پانی، طوق زنجیر، کانٹے، بدبو کے مکان اور بہت سے عذاب ہیں حق تعالیٰ دنیا کے ایمان کے ساتھ اٹھائے اور سب مسلمانوں کو عذاب سے بچائے۔ اور ایمان لائے کہ جو کچھ قرآن شریف اور حدیث شریف میں بہشت اور دوزخ کا احوال اور اگلی پچھلی باتیں لکھی ہیں، سب حق ہیں اور جو بات مطابق شرح کے نہ ہو، حق سے۔ اور جو بات خلاف قرآن اور حدیث کے ہے، سب باطل ہے اور بری ہے اور ہر مسلمان پر لازم ہے کہ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشی کے واسطے حضرت کے اہل بیت اور ازواج مطہرات سے اور حضرتؐ کے یاروں سے محبت اور اعتقاد رکھے اور تمام اُمت میں افضل اور بہتر سمجھے اور ان سب کی تعظیم کرے اور جب ان میں سے کسی کا نام سُنے تو رضی اللہ عنہ کہے قرآن میں ان کی بڑی تعریف ہے اور حضرتؐ نے بہت سی خوبیاں ان کی بیان کی ہیں۔ دوست داران کا بہشتی اور دشمن ان کا دوزخی ہے ان سب میں حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ کو افضل جان کر بہت سا اعتقاد اور تعظیم کرے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ ان سب باتوں پر اعتقاد کر کے، حق جان کے اور پکا مسلمان ہو کے وضو نماز کے مسئلے سیکھے اور نماز کو تمام عبادتوں میں افضل و بہتر خدا کا فرض سمجھ کر پانچوں وقت کی نماز کو جماعت سے ادا کرے اور سُستی سے کبھی ترک نہ کرے۔ فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو کوئی محافظت کرے ہوگا واسطے اُس کے نُور اور حجت اور نجات قیامت کے دن۔ اور جو کوئی محافظت نہ کرے نماز پر نہ اُسے نُور ہو نہ حجت و نجات اور وہ شخص قیامت کے دن قارون اور فرعون اور ہامان اور ابی ابن خلف کے ساتھ ہوگا اور فرمایا حضرتؐ نے کہ تم اپنی اولاد کو کہ نماز ادا کریں جب وہ سات برس کے ہوں اور جب دس برس کے ہوں تو مار کر نماز پڑھاؤ۔

وضو کا بیان

وضو میں چار فرض ہیں۔ ایک منہ دھونا، ماتھے کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور دونوں کانوں تک۔ دوسرے دونوں ہاتھ دھونا کہنیوں تک۔ تیسرے چوتھائی سر کا مسح کرنا۔ چوتھے دونوں پاؤں دھونا ٹخنوں تک۔ ان چار چیزوں سے اگر مال برابر

سوکھا ہے تو وضو صحیح نہیں۔ سنت یوں ہے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر دونوں ہاتھ پہنچوں تک تین بار دھوئیں پھر تین بار کلی کریں مسواک سمیت اور تین بار داہنے ہاتھ سے ناک میں پانی ڈال کر بائیں ہاتھ ناک جھاڑیں اور تین بار منہ دھوئیں اور تین بار دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھو کر ایک بار سارے سر کا مسح کریں اور تین بار ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھوئیں۔ وضو تمام ہوا وضو کرتے ہوئے کلمہ شہادت کا پڑھے اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ ۔ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ (گواہ ہوں میں اس بات کا کہ اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہیں، وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور گواہ ہوں میں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ بار خدایا! کردے تو مجھ کو توبہ کرنے والوں میں سے اور کردے تو مجھ کو پاکیزگی والوں میں سے۔ پاکی بیان کرتا ہوں میں تیری اے اللہ! اور مشغول ہوں میں تیری ثنا میں اور بخشش مانگتا ہوں تجھ سے اور توبہ کرتا ہوں تیری طرف) اور دوگانہ نفل پڑھے۔ بہت ثواب پائے۔ وضو کرتے وقت دنیا کی بات کرنی مکروہ ہے اور بہت پانی ڈالنا برا ہے۔

وضو کے نواقض

جو نجاست آدمی کے آگے پیچھے سے نکلے، وضو ٹوٹ جائے اور لہو یا پیپ نکل کے بہے، وضو ٹوٹ جائے اور چت یا کروٹ لگا کر تکیہ دے کے سوئے، وضو ٹوٹ جائے اور جو قاعدے بندوبست نماز کے ہیں، سو جائے کھڑا یا رکوع یا سجدے میں بیٹھا ہو، وضو نہیں ٹوٹتا۔ جو ڈھیلا نہ ہوا ہو اور نشہ پی کر بدمست ہو یا بیماری سے غشی ہو یا باؤلا ہو، وضو ٹوٹ جائے۔

غسل کا بیان

غسل کے اندر فرض تین ہیں۔ کلی کرنا۔ ناک میں پانی ڈالنا۔ سارے بدن پر ایک بار پانی بہانا۔ مگر سنت یوں ہے کہ پہلے ہاتھ دھوئے اور ناپاکی بدن سے دور کرے۔ پھر وضو کرے۔ پھر بدن پر تین بار پانی بہائے۔ غسل جماع سے فرض ہوتا ہے۔ احتلام ہو یا نہ ہو۔ مگر جو احتلام یاد ہو اور بدن یا کپڑے پر اثر نہ پائے، غسل واجب نہیں۔ اگر عورت کے پاس بیٹھا اور اسے ہاتھ لگایا اور بوسہ لیا اور شہوت ہو کے چیپ سا نکلے، اسے مذی کہتے ہیں۔ اس کے نکلنے سے غسل واجب نہیں ہوتا مگر جو ہاتھ لگانے سے منی شہوت سے کود کر نکلے اور لذت ہو وے تو غسل واجب ہوا۔ علما فرماتے ہیں کہ جو انسان سو کر اٹھا اور نائرہ کے اوپر ترادت ندی کی پائے تو اُسے چاہیے کہ احتیاط کے واسطے غسل کرے۔ جب عورت حیض و نفاس[1] سے پاک ہو تو اس پر غسل واجب ہوا

[1] جننے کے بعد جو خون جاری رہتا ہے، اُسے نفاس کہتے ہیں

اور کم تر مدت حیض تین دن ہیں اور زیادہ سے زیادہ دس روز ہیں۔ اس مدت کے اندر جس رنگ کا لہو نکلے، حیض ہے اور جب سفید پانی آیا، حیض ہو چکا۔ غسل کر کے نماز پڑھے۔ جو لہو چالیس دن سے آگے چلا جائے، غسل کر کے نماز پڑھے۔ حیض و نفاس میں نماز نہ پڑھے اور نہ روزہ رکھے۔ جب سوکھ جائے نماز قضا نہیں۔ لیکن روزے جتنے چھوڑے، اتنے قضا کرے۔ حیض و نفاس میں عورت سے جماع کرنا حرام ہے اور استحاضہ[1] میں جائز ہے۔ بے وضو قرآن شریف کو ہاتھ لگانا روا نہیں۔ لیکن زبانی یاد پڑھنا روا ہے اور حاجت غسل والے اور حیض و نفاس والی کو دونوں باتیں روا نہیں۔ مسجد میں جانا اور کعبہ شریف کے گرد پھرنا بھی روا نہیں ہے ؛

تیمم کا بیان

اگر نمازی کو پانی نہ ملے۔ پانی ایک کوس بھر دور ہو۔ یا بیماری کے سبب پانی نقصان پہنچاتا ہو تو پاک مٹی پر تیمم کر کے نماز پڑھے۔ مگر ترک ہرگز نہ کرے پہلے نیت کرے کہ تیمم کرتا ہوں میں واسطے دور ہونے ناپاکی کے اور درست ہونے نماز کے تقرباً الی اللہ تعالیٰ[2] یہ نیت کر کے دونوں ہاتھ پاک زمین پر مار کر منہ پر ملے۔ پھر زمین پر مار کر دونوں ہاتھوں پر کہنیوں سمیت ملے۔ اور ایسی طرح ملے کہ جتنا منہ ہاتھ دھونا فرض ہے، سب جگہ ہاتھ پہنچے اور اگر ہاتھ میں انگوٹھی ہو تو اسے بھی ہلائے۔ تیمم غسل کا اور وضو کا ایک سا ہے جس طرح آدمی وضو اور غسل سے پاک ہو جاتا ہے، تیمم سے بھی پاک ہو جاتا ہے۔ جب تک پانی نہ ملے بے وسواس نماز اور قرآن پڑھا کرے۔ جب پانی ملا تیمم ٹوٹا اور جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، انہی سے تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ اگر بدن یا کپڑا ناپاک ہوا اور پاک کرنے کے لئے پانی نہیں ملتا، اسی طرح نماز پڑھے۔ لیکن جب ستر کے موافق پاک کپڑا ملے تو سارے ناپاک کپڑے اتار کر نماز پڑھے ؛

نماز کے فرض

نماز کے تیرہ فرض ہیں سات نماز کے باہر ہیں اور چھ نماز کے اندر۔ سات جو نماز کے باہر ہیں یہ ہیں :۔ اوّل بدن کا پاک ہونا۔ دوسرے کپڑوں کا پاک ہونا۔ تیسرے نماز کی جگہ کا پاک ہونا۔ چوتھے ستر ڈھانپنا۔ پانچویں وقت پر نماز پڑھنا۔ چھٹے قبلے کی طرف منہ کر کے کھڑا ہونا۔ ساتویں دل میں نماز کی نیت کرنا۔ یعنی جی میں سمجھنا کہ فرض نماز فجر کے پڑھتا ہوں نیت زبان سے کرنی ضروری نہیں۔ چاہے کرے، چاہے نہ کرے اگر آدمی کے بدن میں پھوڑا ہے یا زخم ہے جو ہر وقت بہتا رہتا ہے یا کسی کا پیشاب ہر وقت ٹپکتا رہتا ہے یا باد سرتی ہے، بند نہیں ہوتی، یا

---

[1] استحاضہ بیماری کے خون کو کہتے ہیں۔ حیض میں تین دن سے کم اور دس دن سے زیادہ اور نفاس میں چالیس دن سے زیادہ استحاضہ ہے۔ [2] واسطے نزدیکی طرف خدائے تعالیٰ کے ؛

دست بند نہیں ہوتے۔ یا نکسیر جلتی ہے اور بند نہیں ہوتی۔ ایسا آدمی ہر نماز کے وقت وضو تازہ[1] کیا کرے اور بے خطر نماز پڑھا کرے۔ نماز ترک نہ کرے، جب نماز کا وقت گیا۔ وضو ٹوٹا۔ مرد کو ناف سے زانو سمیت ستر ڈھانپنا فرض ہے۔ اور عورت حرہ کو سارا بدن ڈھانپنا فرض ہے۔ اور باقی مستحب۔ جتنا ستر فرض ہے، اس میں سے اگر کسی عضو کی چوتھائی بھی نماز میں کھل جائے، نماز ٹوٹ جائے جیسے چوتھائی ران کی۔ یا ذکر یا اُنثیین کی یا چوتھائی عورت کے سر کی یا کہیں اور کھل جائے۔ نماز فاسد ہو جائے فاسد ہو جائے جیسے کپڑا میسر نہ ہو۔ ننگا نماز پڑھے۔ مگر ترک نہ کرے کہ نماز کے ترک کا بڑا عذاب ہے۔ جیسے پگڑی، چادر، کرتا میسر ہو۔ اُسے ٹوپی سے یا اکیلی ازار سے نماز مکروہ ہے۔ ثواب کم ہو جاتا ہے لیکن نماز نہیں جاتی، جو ستر ڈھکا ہو۔ اگر نمازی جنگل میں ایسے مقام پر ہو کہ قبلہ معلوم نہ ہو۔ جھڑ ہو یا اندھیری رات ہو اور کوئی آدمی نہ ملے جس سے پوچھے۔ ایسی جگہ سوچ کرے جس طرف اس کا دل شہادت دے۔ اسی طرف نماز پڑھے۔ بغیر سوچ کے نماز درست نہیں اور اگر کئی آدمی ہوں تو ہر آدمی اپنی سوچ یعنی قیاس پر نماز ادا کرے۔ نمازوں کے وقت مشہور ہیں۔ لیکن مستحب یوں ہے کہ صبح کی نماز ذرا اول وقت سے اوپر[2] کر کے پڑھے۔ قرأت سے پڑھے اور ظہر کی نماز گرمیوں میں ذرا دیر[3] سے پڑھے۔ اور مغرب کی نماز ابر کے دن دیر کر کے پڑھے اور عشا کی نماز بڑی رات گئے پڑھے اور باقی نمازیں اول وقت میں پڑھنی درست و بہتر ہیں۔ جب سورج نکلے یا چھپے، نماز پڑھنی درست نہیں۔ نہ فرض نہ نفل نہ نماز جنازہ اور نہ سجدۂ تلاوت۔ لیکن جس نے عصر کی نماز نہ پڑھی ہو، وہ لاچاری کو سوچ چھپنے کے وقت پڑھ لے۔ صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے سے پہلے کوئی نفل پڑھنے مکروہ ہیں، پر قضا نماز جائز ہے۔ چھ فرض داخل نماز کے یہ ہیں۔ اول تکبیر تحریمہ یعنی اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر نماز شروع کرنی۔ دوسرے کھڑے ہو کر نماز پڑھنی۔ تیسرے قرأت یعنی نماز میں کچھ قرآن شریف پڑھنا۔ چوتھے رکوع۔ پانچویں

فی بیان اوقات نماز

---

[1] جس کی آنکھوں میں آنسو اندر نہ ہوا در جیپڑ۔ آنسو ہر وقت نکلتے ہوں، اُسے ضروری ہے کہ ہر نماز کے لئے وضو یا تیمم کیا کرے کیونکہ جو چیز آنکھ یا کان سے درد کے ساتھ نکلے، اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے درمختار میں اس مسئلہ کی تصریح موجود ہے اور اس زمانے کے لوگ اس سے غافل ہیں ۱۲ [2] تاکہ جماعت کے لوگ سب آجائیں۔ مفتاح الصلوٰۃ میں لکھا ہے کہ جس وقت یہاں گجر بجتا ہے۔ وہ وقت نہایت مستحب ہے، ۱۲ [3] تو آنے والے دیواروں کے سائے میں چلے آویں۔ ظہر کا وقت دو پہر ڈھلنے سے ہوتا ہے جب تک کہ ہر چیز کا سایہ دو برابر اس کے ہوا تنے سائے کے جو ٹھیک دوپہر کو ہوتا ہے نہ ہو جائے اور بعد اس کے عصر کا وقت ہے جب تک کہ آفتاب ڈوبے اور بعد غروب آفتاب کے مغرب کا وقت ہے جب تک شفق یعنی سُرخی باقی رہے اور بعد سرخی جانے کے عشا کا وقت ہے۔ صبح صادق تک اور صبح صادق سے مُراد وہ چوڑی دھاری ہے کہ پورب کی طرف آسمان کے کنارے پر سورج نکلنے سے پہلے ہوتی ہے، اس سے جب تک سورج نہ نکلے، فجر کا وقت ہے ۱۲ مفتی عنایت احمد

ہر رکعت میں دو سجدے کرنے چھٹے قعدۂ آخر میں یعنی نماز کے آخر التحیات کے بیٹھنا۔ فرض نماز اور وتر بیٹھ کر پڑھنا بغیر بیماری کے صحیح نہیں اور سنت اور نفل بیٹھ کر بھی جائز ہیں۔ لیکن کھڑے ہو کر پڑھنا بہت ثواب[۱] ہے یہ تیرہ فرض نماز کے ہیں۔ ان میں سے اگر ایک بھی ترک کرے تو نماز ٹوٹ جائے گی۔ پھر دوبارہ نماز پڑھے۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب میں ایک آیت قرآن کی نماز میں پڑھنی فرض[۲] ہے اور ایک آیت سے زیادہ پڑھنا واجب ہے۔ یا سنت۔ مگر اور اماموں کے مذہب میں الحمد ساری پڑھنی فرض ہے۔ قرأت دو رکعت فرضوں میں فرض ہے اور باقی میں سنت ہے۔ اور جو وتر اور سنت اور نفل ہوں تو ہر رکعت میں قرأت فرض ہے۔

نماز کے واجب

نماز کے واجب چودہ[۳] ہیں۔ اوّل الحمد پڑھنی۔ دوسرے الحمد کے پیچھے سورت ملی ہوئی پڑھنی۔ تیسرے رکوع اور سجدوں میں دیر کرنی چوتھے رکوع کر کے سیدھا کھڑا ہو کر سجدہ کو جانا۔ پانچویں ایک سجدہ کر کے بیٹھ کر دوسرا سجدہ کر دوسرا سجدہ کرنا۔ چھٹے نماز کے درمیان التحیات کے لئے بیٹھنا۔ ساتویں التحیات دونوں قعدوں میں پڑھنا آٹھویں پکار کر پڑھنا، جہاں پکار[۴] کر پڑھتے ہیں امام کو اور آہستہ پڑھنا جہاں آہستہ[۵] پڑھتے ہیں - نویں - اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ نماز کے آخر میں کہنا۔ دسویں دُعا قنوت وتر[۶] میں پڑھنی۔ گیارھویں چھ چھ تکبیریں دونوں عیدوں کی نماز میں پڑھنی۔ بارھویں چار رکعت فرض میں سے دو رکعت اوّل قرأت کے واسطے مقرر کرنا۔ تیرھویں جو فرض رکعت میں بار بار آتے ہیں، اس میں ترتیب رعایت کرنی۔ چودھویں ہر واجب میں ترتیب نگاہ رکھنی۔ یہ سب چودہ واجب ہوئے۔ ان میں سے اگر قصداً ایک بھی ترک کرے گا، نماز جاتی تو نہیں جاتی لیکن نہایت مکروہ ہو جاتی ہے۔ واجب ہے کہ پھر اس نماز کو پڑھے اور جس نے ان واجبوں میں سے ایک یا ایک سے زیادہ بھول کر ترک کیا اور نماز کے آخر سجدہ سہو ادا کیا، نماز صحیح ہوئی۔ اگر سجدہ سہو ادا نہ کیا تو واجب ہے کہ یہ نماز پھر پڑھے اور اگر نماز نہ پڑھی فرض اتر گیا۔ لیکن واجب کے ترک کا گناہ سر پر رہا اور سجدہ سہو کا یہ ہے کہ جب آخری التحیات پڑھ چکے تو دہنی طرف سلام پھیر کر دو سجدے کرے پھر التحیات اور درود پڑھ کر سلام پھیرے۔

[۱] وتر کے بعد جو دو رکعت نفل پڑھتے ہیں، اُن کا بھی یہی حکم ہے کہ کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیٹھ کر پڑھنا آپ کے مخصوصات میں سے ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں تم جیسا نہیں (درمختار۔ کبیری وغیرہ) [۲] آپ کی دلیل قول اللہ کا ہے فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ لیجئے جو کچھ قرآن سے میسر ہو پڑھو بغیر الحمد کے نماز نہ ہونے کے یہ معنی ہیں کہ اکیلے یا امام کی نماز کا مل نہیں ہوتی۔ مقتدی کی قرأت امام پڑھ لیتا ہے اس کو خاموش ہو کر سننے کا حکم ہے [۳] یعنی فجر، مغرب۔ عشا۔ جمعہ، عیدین میں [۴] یعنی ظہر و عصر میں [۵] اگر دعا قنوت یاد نہ ہو تو یاد کر لے تین بار کہنا یا رَبَّنَا اٰتِنَا آخر تک پڑھنا اور یہ جو تین بار قل شریف پڑھتے ہیں۔ اس کا ذکر کسی کتاب میں نہیں آیا ۔ (عبدالعزیز عفا اللہ عنہ)

ہر مسلمان پر لازم ہے کہ الحمد اور کئی سورتیں قرآن کی اور جو چیز کہ نماز کے اندر پڑھی جاتی ہے، خوب صحیح پڑھے۔ نہیں تو گنہگار ہوگا۔ بلکہ بعض غلطیوں کی وجہ سے نماز جاتی رہے گی۔ اگر الحمد سے پہلے بھول کر سورت پڑھ گیا یا ایک آیت پڑھ گیا تو سجدہ سہو کا واجب ہو گیا۔ جو الحمد کے پیچھے پہلی یا دوسری رکعت میں سورت پڑھنا بھول گیا، تیسری یا چوتھی رکعت میں الحمد کے پیچھے پڑھے، اور سجدہ سہو کرے۔ امام پر واجب ہے کہ دو رکعت صبح اور مغرب اور عشا اور جمعہ اور عیدین اور تمام تراویح میں قرأت پکار کر پڑھے۔ اور پڑھتا ہو یا قضا۔ اگر بھول کر آہستہ پڑھے۔[1] سجدہ سہو کا کرے اور اکیلا آدمی مختار ہے، ان نمازوں میں چاہے پکار کر پڑھے، چاہے آہستہ پڑھے۔ اگر وقت پر پڑھتا ہو تو پکار کر پڑھنا اچھا ہے اور جو اکیلا قضا پڑھتا ہو تو آہستہ پڑھے۔ پکار کر پڑھنا جائز نہیں۔ ظہر اور عصر کی نمازیں اور دن کے نفلوں میں سب آہستہ پڑھے۔ پکار کر پڑھنا ناجائز ہے اور اگر دو رکعت پڑھ کر التحیات کے واسطے بیٹھنا بھول گیا، جب تک سیدھا کھڑا نہیں ہوا بیٹھ جائے اور التحیات پڑھے، سجدہ سہو کا لازم نہیں اور جو سیدھا کھڑا ہو گیا، نہ بیٹھے اور آخر نماز کے سجدہ سہو کا کرے۔ اور جو پھر بیٹھ جائے گا، نماز ٹوٹ[2] جائے گی اور جو چار رکعت پڑھ کر پانچویں کے واسطے کھڑا ہوا اور التحیات بھول گیا۔ جب تک پانچویں رکعت کا سجدہ نہیں کیا بیٹھ جائے اور التحیات پڑھے اور سجدہ سہو کا کر کے سلام پھیرے، نماز درست ہوئی اور جو پانچویں رکعت کا سجدہ کیا فرض باطل ہوئے۔ یہ نماز نفل ہوئی۔ چاہے التحیات پڑھ کے سجدہ سہو کا کرے یا سلام پھیرے اب چار رکعت تو نماز نفل ہوئیں اور ایک رکعت ضائع ہوئی۔ پانچویں کے ساتھ ایک رکعت اور پڑھ کر پوری چھ پڑھ کر سجدہ سہو کر کے سلام پھیرے گا تو بھی نماز صحیح ہوگی چار فرض اور دو نفل ہو گئے۔

نماز کی سنتیں

سنت مؤکدہ نماز میں بارہ ہیں۔ ایک رفع یدین یعنی دونوں ہاتھوں کو کانوں تک شروع کے وقت اٹھائے۔ دوسرے دونوں ہاتھ باندھ کر نماز پڑھنی۔ تیسرے سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ پڑھنا پہلی رکعت میں۔ چوتھے۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ[2] مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پہلی رکعت میں پڑھنا۔ پانچویں ہر رکعت میں بِسْمِ اللّٰهِ[3] الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھنا چھٹے تکبیرات انتقال کی کہنی یعنی اٹھتے

---

[1] مگر ایک دو کلموں سے سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا۔ بلکہ کم از کم ایک آیت لمبی یا تین آیت چھوٹی پڑھے، تب واجب ہوتا ہے۔ [2] کیونکہ فرض کو غیر فرض کے واسطے ترک کیا۔ لیکن صاحب درمختار نے بحر الرائق وغیرہ سے نقل کیا ہے کہ اگر بیٹھ بھی گیا تو بھی نماز فاسد نہ ہوگی۔ مگر سجدہ سہو کا لازم ہے۔

[1] یعنی ساتھ پاکی کے یاد کرتا ہوں میں تجھ کو اے اللہ اور تعریف تیری کے اور بہت خوبیوں کا ہے نام تیرا اور بلند ہے مرتبہ تیرا اور نہیں کوئی لائق بندگی کے سوائے تیرے [2] پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ کے شیطان راندے گئے سے۔

[3] شروع اللہ کے نام سے جو مہربان ہے رحم والا۔

بیٹھتے اللہ اکبر کہنا۔ ساتویں رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ تین بار یا پانچ بار یا سات بار کہنا۔ آٹھویں سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ۔ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہنا۔ نویں سجدے میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی تین یا پانچ یا سات بار کہنا۔ دسویں التحیات کے بعد درود شریف پڑھنا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ گیارھویں اس درود کے پیچھے دعا پڑھنی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ جَھَنَّمَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ۔ جسے یہ دعا نہ یاد ہو وہ کوئی اور دعا قرآن یا حدیث میں سے یاد کرے اور درود کے پیچھے پڑھے۔ بارھویں الحمد کے بعد آمین کہنا۔ یہ بارہ سنتیں مؤکدہ نماز میں ہیں ان کے سوا اور بعض چیزیں کتابوں میں لکھی ہیں مستحب ہیں اگر ساری سنتیں نماز کی کامل ہوتی۔ اگر ان میں سے کوئی سنت ترک کرے، نماز صحیح ہے۔ پر مکروہ ہوتی ہے۔ یعنی ثواب کم ہو جاتا ہے۔ نماز سنت اور نفل اس لئے مقرر ہوئی کہ نماز فرض میں اگر کچھ نقصان یا خلل ہوا ہو سنت اور نفل سے پورا ہو۔ تاکہ قیامت کے دن اس شخص کی نجات ہو۔ اس لئے لازم ہے کہ فرضوں کے ادا کرنے میں انسان بہت کوشش کرے۔ سب کاروبار چھوڑ کر فرض ادا کرے۔ اگر نماز کا وقت تنگ ہو یا بیماری کی وجہ سے پڑھنی مشکل ہو یا سفر میں قافلہ جاتا ہو، فرض کو ادا کرے۔ باقی نماز کی اگر فرصت ملے تو اُسے بھی پڑھ لے، ورنہ خیر۔ قیامت کے دن فرضوں کے ترک کرنے سے بڑا عذاب ہوگا۔ اور واجب کے ترک سے بھی بڑا عذاب ہوگا۔ لیکن فرض سے کم۔ اور سنت کے ترک سے قیامت کے دن اس پر غصہ کیا جائے گا، جھڑکیں گے، پر عذاب سخت نہ کریں گے اور مستحب نفل کے ترک کرنے والے بڑے درجوں سے محروم رہیں گے۔ جماعت سے نماز پڑھنی سنت مؤکدہ ہے۔ بلکہ بعض علماء نے واجب[1] کہا ہے۔ مسلمان پر لازم ہے کہ جماعت کا تقید بہت رکھے۔ اگر جماعت سے ایک نماز پڑھے گا ستائیس نمازوں کا ثواب پائے گا۔ فرض نماز مسجد میں پڑھے۔ اگر گھر میں یا دکان میں پڑھے گا تو ایک

لہ اللہ بہت بڑا ہے ۵ پاک ہے میرا صاحب بڑی عظمت والا ۵ سنی اللہ نے اس کی بات جس نے سراہا ہے۔ اے صاحب ہمارے تیرے واسطے تعریف ہے ۵ پاک ہے میرا صاحب بہت اونچا ۵ الٰہی رحمت خاص بھیج اوپر محمدؐ کے اور اوپر اولاد محمدؐ کے جیسی کہ رحمت بھیجی تو نے اوپر ابراہیمؑ اور اولاد ابراہیمؑ کے، تو ہی ہے سراہا گیا بزرگی والا۔ الٰہی برکت بھیج اوپر محمدؐ اور آل محمدؐ کے جیسی کہ برکت بھیجی تو نے اوپر ابراہیمؑ اور آل ابراہیمؑ کے۔ تو ہی سراہا گیا بزرگی والا ۵ اے اللہ پناہ مانگتا ہوں میں تجھ سے عذاب دوزخ کے سے اور پناہ مانگتا ہوں میں عذاب قبر کے سے اور پناہ مانگتا ہوں میں فتنہ مسیح دجال کے سے اور پناہ مانگتا ہوں میں فتنے جینے اور مرنے کے سے اے اللہ پناہ مانگتا ہوں میں تجھ سے گناہ اور تاوان سے +

لہ درمختار میں بحر الرائق سے نقل کیا ہے کہ یہی صحیح تر ہے۔

نماز کا ثواب ملے گا اور محلے کی مسجد میں پڑھے گا پچیس نمازوں کا ثواب ملے گا اور جو جمعہ کی مسجد میں پڑھے گا، پانسو نماز کا ثواب ملے گا اور جو بیت المقدس میں پڑھے گا، ہزار نماز کا ثواب ملے گا اور جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد میں پڑھے گا۔ ۵۰ ہزار نماز کا ثواب ملے گا اور جو کعبہ شریف میں پڑھے گا، لاکھ نماز کا ثواب ملے گا ۔

امامت

امامت ایسا آدمی کرے کہ ساری جماعت کے لوگوں میں دین کا علم زیادہ رکھتا ہو اور قرآن شریف خوب صحیح جانتا ہو۔ اگر جاہل امام ہوگا، تو اپنی اور تمام مقتدیوں کی نماز کھو دے گا۔ جس شخص کے مذہب میں خلل[۳۳] ہو، اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔ فاسق کے پیچھے بھی نماز صحیح ہے، لیکن مکروہ ہے۔ فاسق وہ ہے جس نے گناہ صغیرہ یا کبیرہ کی خو پکڑی ہو، ہمیشہ کیا کرتا ہو۔ نابالغ لڑکے کے پیچھے نماز صحیح نہیں۔ لیکن تراویح کو بعض علماء نے جائز رکھا ہے اور بعض نے ناجائز۔ اگر امام بیماری کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھے اور مقتدی کھڑے ہو کر یا امام عذر سے تیمم کرے اور مقتدی وضو کر کے پڑھیں تو جائز ہے۔ اور نماز سب کی صحیح ہے ساری صف کے پیچھے جدا ہو کر ایک آدمی کو کھڑا ہونا مکروہ ہے اور بہت برا ہے۔ سنت یوں ہے کہ جب تک صف اول پوری نہ بھر لے پیچھے کوئی کھڑا نہ ہو اور جب صف اول میں جگہ نہ رہے تو چاہئے کہ ایک آدمی صف سے نکل کر پچھلے کے پاس آ کر دو ہو جائیں۔ اُسے اکیلا نہ چھوڑیں اور پاؤں آگے پیچھے کر کے صف کو لنگڑا نہ کریں کہ بہت برا ہے ۔

اذان

اذان کہنی فرضوں کے لئے سنت ہے۔ وقت پر پڑھے یا قضا، مسافر جنگل میں بھی اذان کہہ کر نماز پڑھے، چاہے نئی اقامت کہے۔ جب مؤذن کہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ[۳۴] سننے والا بھی اس کے پیچھے[۳۵] کہے۔ جب وہ کہے اَشْہَدُ اَنْ[۳۶] لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یہ بھی کہے۔ جب وہ کہے اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ[۳۷] یہ بھی کہے جب وہ کہے حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ[۳۸] یہ کہے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ[۳۹] جب وہ کہے حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ[۴۰] یہ کہے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ[۴۱] جب وہ کہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ[۴۲] یہ بھی کہے جب صبح کی اذان میں مؤذن کہے

---

[۳۳] بالائے دھوتی ٹخنوں پر ہو جو تا دیل ایسی چیز کا معتقد ہو جس کی روایت رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشہور ہو لیکن طریقہ استحلال کفر لازم نہ آتا ہو۔ اگر منکر روایات دیدہ دانستہ ہو تو وہی کے پیچھے نماز مطلق جائز نہیں، جیسے جو شخص منکر ہو۔ حضرت صدیق اکبرؓ کے صحابی ہونے کا ۔ [۳۵] یعنی سننے والا بھی اسی طرح چار بار اللہ اکبر کہے [۳۶] گواہی دیتا ہوں میں کہ کوئی لائق عبادت سوائے اللہ کے [۳۷] گواہ ہوں میں کہ محمد بھیجے ہوئے اللہ کے ہیں۔ [۳۸] آؤ طرف نماز کے [۳۹] نہیں طاقت کسی کو گناہوں سے پھیرنے کی اور نہ قوت نیکی کی مگر ساتھ مدد اللہ کے کہ صاحب ہے طاقت اور قوت کا ۔

اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ۔ جواب میں یہ کہے صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ جو کوئی بعد اذان کلمہ شہادت پڑھ کر یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ۔ حق تعالیٰ اُس کے گناہ بخشے اور حضرت اُس کی شفاعت کریں۔ جس طرح اذان کا جواب ہے اسی طرح اقامت کا جواب ہے۔ لیکن جب اقامت کہے قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ تو یہ کہے اَقَامَھَا اللّٰہُ وَاَدَامَھَا اذان کے بعد دعا کرے جو چاہے۔ اُمید قبول کی ہے۔ اذان سن کر نماز کے واسطے آہستہ آہستہ چل کر آئے۔ دوڑ کر نہ چلے کہ بُرا ہے اور جماعت کے واسطے نہ چلے اگر انسان چاہے کہ جید نماز پڑھے ایسے طور پر کہ جس میں فرض واجب مستحب سب ادا ہوں اور مکروہات سے خالی ہو تو وہ یوں ہے۔ کہ اذان کہے اور اس کے بعد اقامت یعنی تکبیر ہو اور حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ کے وقت امام اُٹھے اور دل کو خدا کی طرف متوجہ کر کے نیت کرے اور قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کے وقت دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر اللہ اکبر کہے اور مقتدی امام کے پیچھے اللہ اکبر کہیں اور عورت کاندھوں تک ہاتھ اٹھائے اور دایاں ہاتھ بائیں کے اوپر مرد ناف کے نیچے اور عورت چھاتی پر باندھے۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب میں اور علماء کے مذہب میں مرد بھی چھاتی پر باندھے اور سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ سب نمازی آہستہ پڑھیں۔ امام ہو یا مقتدی یا اکیلا پھر امام اور اکیلا اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ اور بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ آہستہ پڑھیں مقتدی پھر نہ پڑھیں۔ امام اور منفرد الحمد پڑھے۔ پھر سارے نمازی آمین آہستہ کہیں امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب میں۔ مگر مقتدی جبکہ امام کی الحمد سُنے۔ پھر امام اکیلا سورت پڑھے اور مقتدی چپکے سُنا کریں۔ جب قرأت پڑھ چکے اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں جائے اور مقتدی امام کے پیچھے رکوع کریں اور انگلیاں دونوں ہاتھوں کی کشادہ کر کے دونوں گھٹنے مضبوط کر کے پکڑ لیں اور دونوں ہاتھ سیدھے کہنیوں سے جیسے کمان کا چلّہ اور سر اور کمر برابر ہموار برابر رہیں۔ سر اونچا اور نیچا نہ ہو اور سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ تین یا پانچ یا سات بار کہیں۔ پھر امام اور اس کے بعد مقتدی سر اٹھا کر سیدھے کھڑے ہوں۔

لہ اے اللہ اے صاحب اس کامل پکار کے اور نماز قائم کے دے تو محمد کو وسیلہ اور بزرگی اور درجہ بلند اور اعلیٰ مقام محمود میں جیسا کہ تو نے وعدہ کیا تو نے اور ہمارے نصیب کر شفاعت اس کی حساب کے دن کہ نہیں کرتا تو وعدہ خلاف ۱۲ قائم رکھے اس نماز کو اللہ اور ہمیشہ رکھے اس کو ۱۲ نماز نیز سے بہتر ہے۔ ۱۲ سینہ چھاتی سے یہ ہے کہ ناف سے نیچے پیٹ پر باندھے جیسا کہ الاشباہ والنظائر میں ہے ۱۲ یعنی بعد میں سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ پڑھنے کے ۱۲ یعنی امام ہو یا مقتدی ہو یا اکیلا ۱۲ اس طرح پر کہ نماز پکار کر پڑھنے کی ہو اور مقتدی امام کے قریب ہو۔

امام سر اٹھاتے وقت سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہے اور مقتدی رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہیں اور اکیلا نمازی دونوں کہے اور صاحبین کے نزدیک امام بھی دونوں کہے۔ بہت علماء کا اس پر عمل ہے۔ جب قومہ پورا کرلیں، اوّل امام اس کے بعد مقتدی اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدے میں جائیں۔ پہلے زمین پر گھٹنے، پھر دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ملا کر قبلے کی طرف کرکے کانوں کے برابر اور بازو کو بغل سے اور پیٹ کو زانوؤں سے اور پنڈلی کو اور بازوؤں کو مرد زمین سے دور رکھیں اور عورت ان سب کو ملا رکھے۔ اور سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی تین یا پانچ یا سات بار کہیں۔ پھر امام کے بعد اس کے مقتدی اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدے سے سر اٹھا کر چین اور تسلی سے بیٹھ کر پڑھیں۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ[1] اگر سارے کلمے نہ پڑھ سکے۔ ایک یا دو کلمے پڑھے غنیمت ہے۔ پھر امام اور اس کے بعد مقتدی اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے ہوئے دوسرے سجدے میں جائیں اور تین یا پانچ یا سات بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہیں پھر امام اور بعد اس کے مقتدی اللہ اکبر کہتے ہوئے دوسری رکعت کے واسطے اٹھیں۔ پہلے ماتھا پھر ناک دونوں گھٹنے اٹھا کر کھڑے ہو کر جس طرح پہلی رکعت پہلی تھی، دوسری رکعت بھی پڑھیں۔ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ اور اَعُوْذُ بِاللّٰہِ نہ پڑھیں۔ جب دوسری رکعت پڑھ لیں تو داہنا پاؤں کھڑا کرکے اس کی انگلیاں قبلے کی طرف کریں اور بایاں پاؤں بچھا کر اس کے اوپر بیٹھیں اور دونوں ہاتھوں کی انگلیاں قبلہ کی طرف کرکے دونوں زانوؤں پر رکھ کر التحیات پڑھیں اگر نماز دوگانہ ہے تو التحیات کے بعد درود و دعا پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیریں اکیلا آدمی سلام کے وقت جی میں یہ نیت کرے کہ سلام دونوں طرف کے فرشتوں کو کرتا ہے۔ اور امام یوں نیت کرے کہ سلام مقتدیوں اور فرشتوں کو کرتا ہوں اور مقتدی یوں سمجھے کہ سلام امام کو اور ادھر اُدھر کے مقتدیوں اور فرشتوں کو کرتا ہوں۔ عورت التحیات کے واسطے اس طرح بیٹھے کہ دونوں پاؤں داہنی طرف سے نکال دے اور بائیں سرین پر بیٹھ جائے اور جو نماز تین یا چار رکعت کی ہے دو رکعت کے بعد التحیات پڑھ کر کھڑا ہو جائے اور تیسری یا چوتھی رکعت صرف الحمد پڑھ کر آخر کی التحیات کے بعد درود و دعا پڑھ کر سلام پھیرے نمازی نماز میں سیدھا کھڑا رہنے اور بوجھ دونوں پاؤں پر برابر رکھے اور دونوں پاؤں کے درمیان چار انگل کا فاصلہ رکھے۔ بہت چوڑا اور بہت تنگ نہ کرے اور

---

[1] اے اللہ دے تو مجھ کو اور مہربانی کر مجھ پر اللہ ہدایت کر مجھ کو اور رزق حلال نصیب کر مجھ کو۔ ملتقی و مختار میں ہے کہ دونوں سجدوں کے درمیان (فرض نماز میں) کوئی ذکر مسنون نہیں اور جو روایت ہے وہ نفل نمازوں کے لئے ہے۔ مالا بدمنہ

(عبدالعزیز عفا اللہ عنہ)

[2] یعنی طرح (مختار یہی) ہے۔

اپنی نظر سجدے کی جگہ پر رکھے۔ ادھر اُدھر نہ دیکھے۔ امام کی متابعت ہر بات میں کرے۔ یعنی رکوع یا قومہ یا سجدہ یا جلسہ میں امام سے جلدی نہ کرے کہ بہت گناہ ہے اور جو کوئی امام سے جلدی کریگا سر اس کا گدھے کا سا ہوگا اور قومہ جلسہ کو خوب ادا کرے، ورنہ بڑا گنہگار ہوگا۔ بلکہ خدا کے چوروں میں لکھا جائے گا۔ نمازی کو لائق ہے کہ نماز میں دل خدا کی طرف متوجہ رکھے۔ ادھر اُدھر نہ لے جائے یہ بہت بُرا ہے اور اگر خدا توفیق دے تو سلام کے بعد آیۃ الکرسی ایک بار اور سُبْحَانَ اللّٰہِ تینتیس ۳۳ بار، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ تینتیس ۳۳ بار، اَللّٰہُ اَکْبَرُ چونتیس ۳۴ بار اور پھر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ایک بار پڑھے اور جناب الٰہی میں دُعا مانگے۔ اور وظیفے اور دعائیں حدیث شریف میں بہت ہیں، جو چاہے پڑھے۔ جو کوئی امام کو رکوع میں پائے نیت کرکے اللہ اکبر کہہ کر جماعت میں داخل ہو جائے اور دوسری بار اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں شریک ہو جائے اور اگر کھڑا ہو کر ایک بار اللہ اکبر کہا اور رکوع کیا تو بھی نماز میں داخل ہوا اور نماز صحیح ہوئی۔ لیکن بعض علماء نے کہا ہے کہ جب تک دو مرتبہ اللہ اکبر نہ کہے صحیح نہیں ہے اور اگر نیت کرے اور اللہ اکبر جھک کر رکوع کے نزدیک ہو کر کہا، نماز صحیح نہ ہوئی سب علماء کے مذہب میں۔ اگر فرض نماز قضا ہوا اور دوسری نماز کا وقت آجائے یا وتر قضا ہوا اور فجر کی نماز کا وقت آجائے تو واجب ہے کہ پہلے قضا نماز پڑھ کر بعد میں نماز ادا پڑھے اور اگر دو چار نمازیں قضا ہوں تو واجب ہے کہ ترتیب سے پڑھے۔ یعنی پہلے صبح کی پھر ظہر کی، اسی طرح آخر تک۔ اگر ایک نماز قضا ہوا اور اس کی یاد پڑی دوسرے وقت کی پڑھے، ادا نماز صحیح نہ ہوئی۔ اگر قضا نماز یاد ہے اور ادا کا وقت تنگ ہے، دونوں نمازیں نہیں پڑھ سکتا۔ چاہیئے کہ اول نماز ادا پڑھے۔ اس کے بعد قضا پڑھے اور اگر قضا نماز بھول گیا اور ادا پڑھ لی تو بھی جائز ہے۔ اس کے بعد قضا پڑھ لے۔ اگر کسی شخص نے چھ نمازیں قضا کیں۔ اب ساتویں اس کی یاد پر پڑھنی جائز ہے۔ جب ان چھٹیوں کو پڑھ لے گا تو پھر صاحب ترتیب ہو جائے گا۔ اگر اس کے بعد ایک یا دو یا تین یا چار یا پانچ نمازیں قضا ہوں، پہلے ان کو پڑھ لے، تب وقت کی نماز پڑھے اور اگر چھ نمازیں قضا ہوئیں، پھر ترتیب ساقط ہوئی۔ پھر جب ان چھٹیوں کو پڑھ لیا صاحب ترتیب ہو گیا۔

نماز کے مُفسدات

اگر نمازی نماز کے اندر کچھ بات بول اُٹھے جان کر یا بھول کر یا کسی کو سلام کرے یا سلام کا جواب دے زبان سے یا

کھائے یا پیئے یا آواز کرے یا درد و مصیبت سے روئے یا اُف آہ کرے یا اُخ اُخ کرے یا کھانسنے یا چھینکنے والے کو کہے کہ یَرْحَمُکَ اللہ یا کسی نے اپنی نیک خبر یا خوشی کی بات کہی اور اُس نے اُسے جواب میں کہا سُبْحَانَ اللہِ، یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، یا کسی نے اپنے غم مصیبت کی بات کہی اور اُس نے اُسے جواب میں کہا لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ، یا کہا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ، یا نماز میں قرآن ایسا غلط پڑھا جس سے معنی اور ہو گئے یا اپنے امام کے سوا کسی اور کو غلطی بتائی یا نماز میں قرآن بھول گیا اور اپنے مقتدی کے سوا کسی اور کے بتلانے سے لقمہ لے لیا یا نجاست پر سجدہ کیا یا قبلے کی طرف سے اُس کی چھاتی پھر گئی یا نماز میں کوئی فرض بے عذر ترک کیا یا سجدے میں دونوں پاؤں زمین سے اٹھا لئے یا نماز میں قرآن دیکھ کر پڑھا یا نماز میں امام کے آگے کھڑا ہو گیا اس کی نماز اِن سب صورتوں میں باطل ہوئی یعنی ٹوٹ گئی اور جاتی رہی پھر نماز پڑھے اور اگر نماز کے عمل کثیر کیا، نماز ٹوٹی۔ عمل کثیر وہ ہے کہ جو کام دونوں ہاتھوں سے ہوا کرتا ہے۔ اگر نمازی نے ایسی کام کو دونوں ہاتھوں سے کیا یا ایک ہاتھ سے کیا نماز ٹوٹ گئی۔ اگر نماز میں مسکرایا بغیر آواز کے، نہ وضو ٹوٹا اور نہ نماز۔ اگر آواز سے ہنسا اور اُسی نے سُنا، کسی غیر نے نہ سُنا۔ ایسی ہنسی سے نماز ٹوٹ جاتی ہے، لیکن وضو میں خلل نہیں ہوتا اور اگر کھل کھلا کر ہنسا اور غیروں نے سُنا، وضو بھی ٹوٹ گیا اور نماز بھی گئی۔ اگر قصد کر کے وضو توڑے، نماز فاسد ہوئی۔ اگر نماز میں ایک رکن کے اندر تین بار بدن ہلایا، نماز فاسد ہوئی۔

نماز کے مکروہات

نماز کے مکروہات بہت ہیں۔ لیکن ضروری بیان ہوتے ہیں۔ اگر کوئی نماز کا واجب ترک کیا تو نماز مکروہ تحریمی ہوئی۔ یعنی بہت مکروہ ہوئی۔ واجب ہے کہ ایسی نماز پھر پڑھے۔ اور اگر سنتِ مؤکدہ ترک کی تو بھی نماز پھر پڑھے اور اگر مستحب ترک کیا تو نماز صحیح ہے۔ لیکن تھوڑا سا ثواب کم ہوا نماز میں حرکتِ عبث یعنی بے فائدہ حرکت کرنی مکروہ ہے اگر تھوڑی ہو، اور اگر بہت ہے تو نماز فاسد ہوتی ہے۔ نماز میں ماتھے کی مٹی پونچھنی مکروہ ہے اور کپڑے کو مٹی سے بچانے کے لیے اٹھانا مکروہ ہے اور کپڑے کو کاندھے پر ڈال کر دونوں طرف سے لٹکانا یا کرتہ پاجامہ پہن کر اُس کے بند آگے نہ باندھنے مکروہ ہیں۔ ننگے سر نماز پڑھنی مکروہ ہے۔ سر پر بالوں کا جوڑا باندھ کر نماز پڑھنی مکروہ ہے۔ بلکہ ثواب یوں ہے کہ نماز کے وقت بالوں کو کھول دے کہ وہ بھی سجدہ کریں۔ ماتھے کے آگے سے مٹی کنکر دور کرنی مکروہ ہے۔ اگر سجدہ نہ ہو سکے، ایک بار یا دو بار دُور کرے، تین بار نہ کرے۔ نماز میں انگلیاں چٹخانی مکروہ ہیں۔ نماز

میں اِدھر اُدھر دیکھنا یا آسمان کی طرف دیکھنا یا دائیں طرف یا بائیں طرف ہلنا اور جمائی یعنی انگڑائی توڑنی، زمین پر سجدہ کرنے میں بازو ڈالنے یا پیٹ سے ران ملانی مکروہ ہے۔ مرد کو لال، زرد کپڑوں سے یا ریشمی کپڑوں سے یا گیرو پگڑی سر پہ باندھ کر اور ٹوڑہ کھول کر نماز پڑھنی مکروہ ہے اور جن کپڑوں پر آدمی یا جانور کی مورت ہو، ان سے نماز پڑھنی مکروہ ہے اور نمازی کے آگے سے گزرنا بہت بڑا گناہ ہے اس لئے نمازی کو لازم ہے کہ جس جگہ رستہ چلتا ہو، نماز نہ پڑھے۔ بلکہ ایک لکڑی اپنے آگے کھڑی کر کے نماز پڑھے۔ نماز میں کھانسنا خوب نہیں، جب تک زور نہ کرے۔ ناچاری کو معاف ہے۔ جس وقت کہ بھوک غالب ہو اور کھانا بھی تیار ہو اور وقت بہت ہو یا انسان کو احتیاج مکان ضرور یا پیشاب کی ہو، نماز مکروہ ہے۔ اوّل خاطر جمع کر کے نماز پڑھے۔ جو نماز مکروہ ہو، وہ پھر سے پڑھنا خوب ہے۔ تاکہ قیامت کے عذاب سے چھوٹے اور اگر نہ پڑھے تو فرض سر سے اُترا لیکن تقصیر وار ہوا۔ اگر انسان ایسا بیمار ہو کہ کھڑا نہ ہو سکے تو بیٹھ کر نماز پڑھے اور رکوع و سجود کرے اور جو رکوع و سجود بھی نہ کر سکے، دونوں کے واسطے اشارہ کرے۔ لیکن رکوع کے واسطے سر تھوڑا سا جھکائے اور سجدے کے واسطے بہت جھکائے۔ اگر بیٹھنے کی طاقت نہ ہو تو لیٹ کر نماز اشارے سے پڑھے، چت لیٹے اور منہ قبلے کی طرف کرے اور اگر ایسا بیمار ہو کہ اشارے کے واسطے سر نہیں اُٹھا سکتا۔ نماز موقوف رکھے جب تک کہ حق تعالیٰ سر اٹھانے کی طاقت دے۔ جب سر اُٹھانے کی طاقت آئے، نماز شروع کرے اور بعض علماء نے کہا ہے کہ جسے سر اُٹھانے کی طاقت نہ ہو وہ دل میں نیت کر کے دل سے نماز پڑھے اور رکوع اور سجدوں کے اشارے پلکوں سے کرلے۔ غرض نماز نہ چھوڑے کہ نماز کا چھوڑنا بہت بُرا فعل ہے۔ قیامت کے دن بے نماز کو بہت سخت عذاب ہوگا۔

مسافر کی نماز

اگر انسان تین منزل یا زیادہ سفر کا ارادہ کر کے اپنے گھر سے نکلے اور شہر کی عمارت سے باہر ہو۔ اب یہ شخص مسافر ہوا، چار رکعت فرض پڑھے۔ یعنی ظہر، عصر، عشا کی نماز دو رکعت پڑھا کرے اور فجر، مغرب کی نماز پوری پڑھے، کم نہ کرے اور اگر مسافر[1] امام ہو اور مقتدی مقیم ہو، مسافر اپنی دو رکعت نماز پڑھ کر سلام پھیرے اور مقیم مقتدی کھڑا ہو کر دو رکعت باقی پڑھ کر سلام پھیرے۔ اگر مسافر اپنے گھر واپس آیا۔ اب سفر تمام ہوا۔ گھر میں آکر چاروں رکعت پڑھے اور اگر راہ میں مسافر نے کسی شہر یا گاؤں میں پندرہ دن یا پندرہ دن سے زیادہ رہنے کا ارادہ کیا تو بھی چار رکعت پڑھا کرے۔ جب اس مقام سے سفر کرے گا۔ پھر دوگانہ پڑھے گا

[1] اور اگر مسافر مقیم کے پیچھے نماز پڑھے تو وہ ظہر، عصر، عشا میں چاروں رکعت پڑھے کم نہ کرے۔

مسافر سنتوں کو کم نہ کرے۔ لیکن اگر راہ میں چلا جاتا ہو اور سنت پڑھنے کی فرصت نہ ہو تو سنت موقوف کرے اور فرض پڑھ لے ؛

جمعہ کی نماز

جمعے کی نماز فرض ہے۔ دو رکعت جماعت سے۔ شہر میں اکیلے صحیح نہیں۔ گاؤں بھی صحیح نہیں۔ جمعے کے فرض پڑھنے سے ظہر کی نماز سر سے اُتر جاتی ہے۔ نیت یوں کرے۔ نماز پڑھتا ہوں میں دو رکعت فرض اس جمعے کے واسطے اُتار نے فرض ظہر کے میرے سر سے خَالِصًا لِلّٰہِ تَعَالٰی اِقْتَدَیْتُ بِھٰذَا الْاِمَامِ مُتَوَجِّھًا اِلٰی جِھَۃِ الْکَعْبَۃِ الشَّرِیْفَۃِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط جمعے کے دن دوپہر کے بعد اذان کے وقت خرید و فروخت حرام ہے۔ نماز کی تیاری کرے اور دنیا کے کاروبار موقوف کرے۔ جب امام خطبہ پڑھے، سب اُس کی طرف متوجہ ہو کر خطبہ سنیں۔ خطبے کے اوّل سے آخر تک باتیں نہ کرے۔ اور نماز سنت و نفل بھی نہ پڑھیں، چُپ چاپ بیٹھے رہیں۔ جب نماز ختم ہو جائے سب خرید و فروخت جائز ہوئی۔ جمعے کے دن شہر میں ظہر کی نماز جماعت سے پڑھنی مکروہ ہے ؛

عیدین کی نماز

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب میں وتر کی نماز اور دونوں عیدوں کی نماز واجب ہے اور علما کے مذہب میں یہ تینوں نمازیں سنت مؤکدہ ہیں۔ عید الفطر کی سنت یوں ہے کہ پہلے کچھ کھاوے[1] اور مسواک کرے اور غسل کرکے اچھے اچھے کپڑے پہنے اور اگر خوش بُو میسّر ہو تو لگائے اور صدقہ فطر کا فقیروں کو دے کر عید گاہ میں پہنچے موقوف کر دے۔ تکبیر یہ ہے۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ نماز عیدین کا وقت اشراق کے وقت سے دوپہر تک ہے۔ عیدین کی نماز یوں پڑھے۔ نیت کرکے تکبیر تحریمہ کے بعد ہاتھ باندھ کر سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ پڑھے۔ جب پڑھ چکے، دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ چھوڑ دے۔ پھر دوسری بار ہاتھ اُٹھا کر اللہ اکبر کہے اور ہاتھ چھوڑ دے پھر تیسری بار ہاتھ اُٹھا کر اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ باندھ لے اور رکعت پوری کرے۔ دوسری رکعت میں جب قرأت پڑھ چکے تو اسی طرح تین بار اللہ اکبر کہہ کر تیسری بار ہاتھ نہ باندھے، بلکہ چوتھی بار اللہ اکبر کہہ کر رکوع کرے۔ عید اضحیٰ کے دن بھی یوں ہی کرے۔ جیسے عید الفطر میں ہے لیکن نماز سے پہلے کچھ نہ کھائے۔ بلکہ عید کی نماز کے بعد اپنی کی ہوئی قربانی میں سے کھائے اور راہ میں تکبیر پکار کر پڑھتا چلے اور دونوں عیدوں میں بہتر یوں ہے۔ کہ ایک راہ سے

---

[1] شیرینی یا چھوہارے [2] اور ہر دو زائد تکبیروں میں اتنا فصل کرے کہ تین بار سبحان اللہ کہہ سکے ؛

جائے اور دوسری راہ سے آئے ذالحجہ کی نانویں تاریخ سے تیرھویں تاریخ کی عصر کی نماز تک ہر فرض نماز کے بعد ایک[1] بار پکار کر کہے۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ۔

نماز جنازہ کا بیان

مسلمان مُردے کو غسل دینا اور گور و کفن کرنا اور جنازے کی نماز پڑھنا فرض کفایہ ہے۔ اگر چند مسلمان بھی یہ کام کرلیں گے تو سب کے سر سے فرض اُتر جائے گا اور اگر کسی نے نہ کیا کو جس جس کو مُردے کا احوال معلوم ہوگا، سب گنہگار ہوں گے۔ مسلمان پر لازم ہے کہ اپنی موت یاد رکھے۔ حدیث شریف میں لکھا ہے کہ اگر کوئی ہر روز بیس[2] بار اپنی موت کو یاد کرے گا، شہادت کا درجہ پائے گا اور لازم ہے کہ اگر کسی کا دین یا حق اُس پر آتا ہو یا نماز یا روزہ یا کفارت قسم کی یا اور کچھ اُس کے ذمے ہو، تو ان سب چیزوں کو لکھ کر اپنے پاس رکھے کہ اگر اچانک موت آجائے تو اُس کے اس کے وارث ادا کریں۔ جب انسان مرنے لگے تو اُس کے پاس والے کلمہ طیبہ اور سورۂ یاسین پڑھیں۔ جب مرجائے۔ جلدی جلدی غسل کفن کرکے جنازے کی نماز پڑھ کر دفن کریں اور صبر کریں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ[3] رونا چلّانا اور ہائے ہائے کرنا اور بال نوچنا اور پیٹنا حرام ہے۔ بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے لوگوں پر لعنت کی ہے۔ لیکن فقط دل سے غم کرنا اور آنسوؤں سے آہستہ آہستہ رونا مضائقہ نہیں۔ اگر بغیر جنازہ کے مُردے کو دفن کیا، تین دن کے اندر نماز اس کی قبر پڑھیں۔ نماز جنازے کی یوں ہے کہ پہلے نیت کرے نماز پڑھتا ہوں میں اس جنازے کی چار تکبیر نماز جنازہ فرض کفایہ، ثنا واسطے اللہ تعالیٰ کے، درود واسطے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور دعا واسطے اس میت کے، منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور دونوں ہاتھ کانوں کی لو تک اُٹھائے اور باندھ لے اور پڑھے سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَجَلَّ ثَنَآؤُکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ پھر ہاتھ اُٹھائے بغیر اللہ اکبر کہہ کر پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی

---

[1] اگر نماز جماعت سے پڑھے تو تکبیر تشریق واجب ہے [2] اور سب تعریف اللہ کے واسطے ہے
[3] اللہ ہی کے ہیں اور ہم کو پھر اسی کی طرف جانا ہے۔

مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۔ پھر اسی طرح تیسری بار اللہ اکبر کہہ کر اگر جنازہ بالغ میت کا ہے تو دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ[1] اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَهٗ مِنَّا فَاَحْیِهٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَی الْاِیْمَانِ ۔ اور اگر میت نابالغ لڑکا ہے تو یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا نَافِعًا وَّمُشَفَّعًا اور اگر نابالغ لڑکی کی میت ہو تو یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً ۔ پھر چوتھی بار اللہ اکبر کہہ کر دونوں طرف سلام پھیرے۔ اگر بچہ پیدا ہو کر روئے۔ یا حرکت کرے کہ اس کا جینا معلوم ہو، پھر مر جائے، اس پر نماز جنازہ پڑھیں اور جو بچہ مُردہ پیدا ہو غسل دے کر کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیں، نماز جنازہ نہ پڑھیں ۔ جس عورت کا خاوند مر جائے، اس عورت پر واجب ہے کہ چار مہینے اور دس روز تک صبر کرے۔ یعنی بناؤ سنگار موقوف کرے۔ مہدی، چوڑی، سُرخ زعفرانی کپڑا استعمال سر میں تیل اور آنکھوں میں سُرمہ کاجل نہ لگائے اور خاوند کے گھر سے باہر نہ جائے۔ اگر عورت کوئی کاروبار کرنے والی ہے تو لاچاری کے سبب دن کے وقت باہر جایا کرے مگر رات کو اُسی (خاوند کے) گھر میں رہا کرے۔ اگر رات کو چوروں کا خطرہ ہو یا گھر گر جائے یا کوئی زبردستی اُسے گھر سے نکالے تو لاچاری کو کسی اور گھر میں جا کر سوگ کرے۔ لیکن صبر سے بیٹھی رہے۔ پیٹنا چھیتنا[2] حرام ہے۔ جب چار ماہ دس روز عدت کے ہو لیں، سوگ دُور کرے۔ یعنی مہدی اور خوش بو لگائے۔ اور اگر خاوند کے سوا کوئی اور مرد مر جائے، باپ، بھائی یا بیٹا یا کوئی اور، تین دن تک

---

[1] اے صاحب ہمارے بخش دے زندوں ہمارے کو اور مُردوں ہماروں کو اور اُن کو جو حاضر ہیں اور غائب ہیں۔ اور چھوٹوں کو اور بڑوں کو اور ہمارے مردوں کو اور عورتوں کو، اے اللہ جس کو زندہ رکھے تو ہم میں سے قائم رکھ اُسے اسلام پر یعنی فرمانبردار رکھ اپنا اور اگر مارے تو ہم میں سے جس کو مار اُسے ایمان پر یعنی اس کا خاتمہ ایمان پر ہو۔ تیری مہر سے اے سب مہر کرنے والوں سے زیادہ مہر کرنے والے۔

[2] اے اللہ کر اسے ہمارے واسطے میر منزل (میر منزل اُسے کہتے ہیں جو پہلے منزل پر جا کر سامان درست کرے) اور کر اسے واسطے ہمارے اجر اور ذخیرہ اور کر اسے واسطے ہمارے سفارش کرنے والا اور سفارش قبول کیا گیا۔

[3] چھیتنا تصباب شاہجہاں آبادی کوٹنے کو کہتے ہیں۔

سوگ کرنا جائز ہے۔ لیکن واجب نہیں ہے، چاہے کرے چاہے نہ کرے اور تین دن سے زیادہ سوگ کرنا حرام ہے ؛

قبرستان میں زیارت کے واسطے جانا ثواب ہے۔ لیکن قبروں کو دیکھ کر اپنی موت کو یاد کرے اور خدا سے اپنے واسطے اور مُردوں کے واسطے رحمت اور بخشش کی دعا مانگے اور الحمد اور قل ہو اللہ اور الہکم التکاثر اور کچھ کلمے پڑھ کر ان کو ثواب بخشے۔ اوّل قبرستان میں جا کر یہ دُعا پڑھے۔

اَلسَّلَامُ[۵۲] عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُؤْمِنِیْنَ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَّنَحْنُ لَکُمْ تَبَعٌ وَّاِنَّا اِنْشَآءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ یَرْحَمُ اللّٰہُ الْمُتَقَدِّمِیْنَ مِنَّا وَالْمُتَاَخِّرِیْنَ نَسْئَلُ اللّٰہَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَۃَ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ یَرْحَمُنَا اللّٰہُ وَاِیَّاکُمْ۔ اور اگر عبادت خدا کے واسطے کرے نماز، نفل یا روزہ یا حج یا فقیروں کو کھانا کھلانا یا پانی پلانا وغیرہ اور اُس عبادت کا ثواب مُردے کی بخشے تو اُسے ثواب پہنچتا رہے۔ لیکن اگر نیت اِس عبادت میں خدا کے واسطے نہ کی، جیسا کہ بعض جاہل پیروں کے نام بکرا یا مُرغا پال کر نیاز کرتے ہیں۔ ایسی نیاز کچھ کام کی نہیں۔ ایسی باتوں سے پیر ناخوش ہوتے ہیں اور یہ لوگ بڑے گنہگار ہوتے ہیں۔ بلکہ ایسے بکرے یا مُرغے کا گوشت بعض علماء نے حرام لکھا ہے۔ خدا ان بلاؤں سے مسلمانوں کو بچائے۔ قبروں کو سجدہ کرنا حرام ہے اور ان کے گرد قربان ہونا، اُن کی میت ماننی اور اُن کی روشنی کرنی اور اُن سے دُعا مانگنی سخت زبوں ہے۔ بلکہ اُن کے نام پر بیڑیاں پہننی اور ڈورے ڈالنے بھی بُرا ہے اور اُن کے نام پر بالوں کی بالوں کی چوٹی بھی سر پر نہایت بُرا ہے۔ یہ رسمیں جاہلوں کی ہیں۔ حق تعالیٰ نجات دے۔ جسے اولیاء اللہ کے وسیلے سے دعا مانگنا منظور تو یوں کہے۔ یا اللہ میری مراد فلاں ولی

---

[۵۲] سلام ہووے تم پر اے قبر والو! مسلمانوں اور مومنوں سے تم ہم سے آگے پہنچے ہو اور ہم تم سے پیچھے پہنچتے ہیں اور ہم اگر چاہے خدا تم سے ملنے والے ہیں۔ رحم کرے اللہ اگلوں ہمارے پر اور پچھلوں پر ہمارے مانگتے ہیں ہم اللہ سے اپنے واسطے اور تمہارے واسطے عافیت۔ بخشے اللہ ہم کو اور تم کو اور رحم کرے اللہ ہم پر اور تم پر

کی طفیل سے بر لا۔ یوں نہ کہے کہ یا پیر میری مراد بر لاؤ اور نیاز یوں کرے کہ یا اللہ میرے ہاں بیٹا ہو۔ تیرے نام کا کھانا فقیروں کو کھلاؤں گا اور اس کا ثواب فلاں ولی کی روح کو بخشوں گا۔ یوں نہ کہے کہ یا پیرا تو مجھے بیٹا دے گا تو تیری نیاز کروں گا ایسی باتیں بہت بری ہیں۔ خدا سب کو نیک عمل کی توفیق دے۔ شب برات پر مُردوں کی گور پر چراغ جلانے، بلکہ ہر وقت حرام ہیں۔ کسی اولیا کی گور ہو یا شہید کی یا کسی اور کی۔ اور لال دھاگے یا سن باندھ کے مُردوں کی فاتحہ دینی بے ہودہ بات ہے۔ جیسے فاتحہ دینی منظور ہو، کھانا پانی خدا کے واسطے محتاجوں کو دے کر ثواب مُردے کو بخش دے۔ یہ زیادہ بکھیڑا بے وقوفی ہے۔ اور شب برات کو گھروں کے اندر بہت چراغ جلانا اور آتش بازی چھوڑنا حرام ہے کیونکہ یہ رات بزرگ ہے۔ اس رات میں عبادت کرے اور بدعتوں سے دُور رہے ؛

زکوٰۃ اور صدقہ فطر کا بیان

تیسرا رکن اسلام کا زکوٰۃ ہے۔ اور وہ فرض ہے۔ اگر کوئی زکوٰۃ فرض نہ جانے، وہ کافر ہے اور جس پر فرض ہے اور ادا نہ کرے، قیامت کے دن اُس کا مال سانپ بن کر اُس کے گلے میں طوق ہوگا اور سونا چاندی دوزخ میں گرم کر کے اُس کے بدن پر داغ دیں گے۔ زکوٰۃ فرض ہے۔ مسلمان آزاد، عاقل بالغ پر جب وہ نصاب کا مالک ہو اور وہ نصاب کاروبار ضروری سے بچ رہے اور نصاب پر ایک برس پورا گزرے۔ یعنی غلام پر زکوٰۃ نہیں اور لڑکے اور دیوانے کے مال میں بھی زکوٰۃ فرض ہے۔ ان کی طرف سے ان کا والی ادا کرے اور جس کے پاس مال نصاب سے کم ہو، اُس پر زکوٰۃ نہیں ہے اور جس کے پاس مال نصاب بھر ہو اور وہ اتنا یا اس سے زیادہ قرض دار ہو، اس پر زکوٰۃ نہیں۔ رہنے کے گھروں میں پہننے کے کپڑوں میں خدمت کے غلاموں میں، سواری کے جانوروں میں، لڑائی کے ہتھیاروں میں، کسب کے اوزاروں میں، پڑھنے کی کتابوں میں اور جو نسی چیزیں کاروبار میں آتی ہیں، جیسے تو اتغاری، پکانے کے برتن، ان میں بھی زکوٰۃ نہیں ہے۔ جس مال میں زکوٰۃ فرض ہے، وہ مال تین قسم کا ہے۔ ایک قسم نقدی یعنی سونا چاندی، خواہ روپیہ اشرفی ہو یا زیور یا سونے یا چاندی کے پترے ہوں۔ نصاب چاندی کے دو سو درہم ہیں جن

کی باون تولے اور چھ ماشے چاندی ہوتی ہے۔ جسے حق تعالیٰ دے اور کھا پی کر اتنی چاندی اُس کے پاس بچے اور ایک برس اس پر گزرے۔ چالیسواں حصہ فرض جان کر خدا کی راہ میں زکوٰۃ دے اور نصاب سونے کی بیس مثقال ہے، جس کا سات تولے اور چھ ماشے سونا ہوتا ہے۔ جس کے پاس اتنا سونا کاروبارِ ضروری سے بچ رہے اور ایک برس اُس پر گزرے۔ چالیسواں حصہ زکوٰۃ دے۔ نیت زکوٰۃ میں ضروری ہے۔ بغیر نیت کے زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی۔ جس پر زکوٰۃ فرض ہو، چالیسواں حصہ جُدا کرے۔ اُسے زکوٰۃ فرض جان کر جُدا کر رکھے اور فقیروں کو دے اور اگر جُدا نہ کرے۔ جب کسی فقیر کو کچھ دے اس وقت جی میں سمجھ لے کہ زکوٰۃ فرض ادا کرتا ہوں۔ اگر نیت زکوٰۃ کی نہ کی اور سارا مال بانٹ دیا۔ زکوٰۃ سر سے اُتر گئی۔ اور اگر کچھ مال رکھا اور کچھ فقیروں کو دیا اور نیت زکوٰۃ کی نہ کی۔ بعض علما نے کہا ہے کہ سارے سال کی زکوٰۃ اس پر لازم ہے اور بعض نے کہا ہے کہ جتنا مال بانٹا، اس کی زکوٰۃ سر سے اُتر گئی۔ جتنا باقی رہا، اس کی زکوٰۃ دے۔ دوسری قسم زکوٰۃ کی یہ ہے کہ سوداگری کے واسطے کپڑا یا غلہ یا کچھ اور خریدا اور جب ایسے مال پر ایک برس گزرے۔ اس کی قیمت معلوم کرے۔ اگر باون تولے چھ ماشے یا اس سے زیادہ اس کی قیمت ٹھہرے، چالیسواں حصہ زکوٰۃ دے۔ تیسری قسم مالِ زکوٰۃ کی حیوانات ہیں۔ یعنی اونٹ، گائیں، بکریاں، نر و مادہ ملی جلی۔ اگر سارا برس یا آدھے برس سے زیادہ جنگل میں چُگا کریں، زکوٰۃ اُن پر واجب ہے۔ اونٹ کی زکوٰۃ کے سارے مسئلے بیان نہیں کئے جاتے۔ تیس[۳۰] گائے بیلوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں۔ جب تیس پُورے ہوں اور ایک برس اُن پر گزرے۔ ایک تبیعا یعنی پڑیا یا پڑوا ایک برس سے زیادہ کا یا دو برس سے کم کا دے۔ جب چالیس ہوں، ایک مسنا یعنی دو برس سے زیادہ یا تین برس سے کم کی پڑیا یا پڑوا دے۔ جب ساٹھ ہوں، دو تبیعے دے۔ جب ستر ہوں، ایک مسنا اور ایک تبیعا دے۔ جب اسی ہوں، دو مسنے۔ جب نوّے ہوں تو تین تبیعے۔ جب سو ہوں دو تبیعے اور ایک مسنا دے۔ اسی طریق سے ہر ایک تیس تبیعہ اور ہر چالیس میں مسنہ دیا کرے۔ گائے بھینس کی زکوٰۃ ایک ہی طرح کی ہے۔ چالیس بکری سے

---

[۳۰] اور جب تداخل نصابوں کا ہو، جیسے ایک سو بیس میں مختار ہے چاہے تین تبیعے دے یا چار تبیعے۔

کم میں زکوٰۃ نہیں۔ جب چالیس پوری ہوں ایک برس اُن پر گزرے، ایک بکری دے ایک سو بیس تک۔ جب ایک سو اکیس ہوں، دو بکری زکوٰۃ دے، دو سو تک۔ جب دو سو سے ایک زیادہ ہو، تین بکریاں دے ایک کم چار سو تک۔ جب چار سو پوری ہوں، چار بکریاں دے۔ پھر ہر سو میں ایک بکری دیا کرے۔ بھیڑ بکری کی زکوٰۃ ایک ہی طرح پر ہے۔ زکوٰۃ میں چاہے بکری دے چاہے بکرا دے۔ چھوٹے بڑے سب جانور گن کر زکوٰۃ دے زکوٰۃ مسلمانوں کو دے، کافروں کو نہ دے۔ فقیروں کو دے، دولت مندوں کو نہ دے اور دولت مند وُہ ہے کہ مالک نصاب ہو اور اگر نصاب سے کم مال اُس کے پاس ہو تو اُسے زکوٰۃ دینی جائز ہے۔ زکوٰۃ اپنے ماں باپ کو اور اپنی اولاد کو نہ دے اور عورت اپنے شوہر کو اور شوہر اپنی عورت کو نہ دے اور اپنے غلام باندی کو نہ دے اور زکوٰۃ کا پیسہ سیدوں کو نہ دے۔ علاوہ زکوٰۃ کے اور جو کچھ میسّر ہو، ادب سے گزارنے۔ اگر چچا، بھائی اور قرابت والے محتاج ہوں، زکوٰۃ ان کو دینی بہت ہی خوب ہے ؛

صدقہ فطر۔ جو شخص نصاب کا مالک ہو عید کے دن صدقہ فطر کا دینا اُس پر واجب ہے۔ گھر کے جتنے آدمی ہوں، ہر ایک کی طرف سے دو سیر[1] گندم یا چار سیر[2] جَو فقیروں کو دے کر عید کی نماز کو جائے۔ مگر اپنی بیوی کی طرف سے یا بالغ بیٹے اور بیٹی کی طرف سے دینا ضرور[3] نہیں۔ وہ اپنے پاس سے صدقہ دیں، اگر نصاب کے مالک ہوں۔ لیکن غلام باندی کی طرف سے دے۔ جس نے صدقہ فطر عید کے دن نہ دیا۔ جب چاہے دے۔ اگر کوئی کسی کے گھر آئے تو تین دن تک اس کی ضیافت کرنی سنّت ہے۔ نہایت محتاجی کے بغیر سوال کرنا حرام ہے۔ **قربانی**۔ اگر کوئی شخص نصاب کا مالک ہے تو عید الضحےٰ کے دن اُس پر قربانی واجب ہے بکری ایک برس کی یا زیادہ کی یا گائے دو برس کی یا زیادہ کی یا اونٹ پانچ برس کا یا زیادہ کا ذبح کرے اور اگر سات آدمی اونٹ یا گائے میں شریک ہو کر قربانی کریں جائز ہے اگر سب کی غرض قربانی کی ہو۔ قربانی فربہ بے عیب ذبح کرے۔ قربانی عید کی نماز سے پہلے جائز نہیں ہے۔ عید کی نماز کے بعد ذبح کرے۔ تین دن تک ذبح درست ہے۔ دسویں

---

[1] یعنی نصف صاع جس کا وزن چھتیس تولے چھ ماشے ہوتا ہے لکھنؤ کے تول سے ڈیڑھ سیر ایک چھٹانک [2] یعنی صاع کامل کہ جس کا وزن دو سو بتر تولے ہوتا ہے اور لکھنؤ کے تول کے حساب سے تین سیر نو تولے [3] اور اگر دے تو بلا شبہ ادا ہو جاتا ہے : [4] اور اگر بعض کی غرض صرف گوشت ہو۔ مثلاً اس میں صرف گوشت کے واسطے قصاب وغیرہ شریک ہو تو ایسی قربانی جائز نہیں ؛

گیارھویں اور بارھویں۔ اگر تین دن کے اندر[1] قربانی نہ کی تو جتنی قربانی یا اُس کی قیمت ہو، فقیروں کو دے۔ صدقہ فطر کا اور اضحےٰ کا ہر صاحب نصاب پر واجب ہے۔ نصاب پہننے والی چیز ہو یا نہ ہو، جیسے کپڑا پہننے سے یا گھر رہنے سے زیادہ ہو اور قیمت اس کی نصاب ہو اور نیت تجارت کی نہ ہو، اس پر زکوٰۃ قرض ہوگی۔ جب نیت تجارت کی ہوگی اور ایک برس بھی اس پہ گزرے گا۔

روزہ کا بیان

اسلام کا چوتھا رکن رمضان شریف کے روزے ہیں۔ اگر کوئی فرض نہ جانے، وہ کافر ہے اور جس پہ فرض ہوں اور نہ رکھے بڑا گنہگار روزے میں نیت فرض ہے۔ نیت کے بغیر روزہ صحیح نہیں۔ ہر رات نیت کیا کرے۔ نیت کا وقت ساری رات ہے۔ تمام علما کے مذہب میں صبح کی نماز سے پہلے۔ لیکن امام اعظمؒ کے نزدیک جس نے روزے کی نیت رات میں نہ کی، دن میں دوپہر سے پہلے کرے اگر کچھ کھایا پیا نہ ہو اور دوپہر کے بعد کسی کے مذہب میں نیت صحیح نہیں ہے۔ اگر کسی نے رمضان شریف کا چاند اپنی آنکھوں سے دیکھا اور قاضی نے اس کی بات پر اعتبار نہ کیا اور شہر والوں کو روزے کا حکم نہ کیا جس چاند دیکھنے والے پر روزہ رکھنا واجب ہُوا اور اگر عید کا چاند اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ لیکن قاضی نے اس کے کہنے سے عید نہ کی۔ اس شخص کو روزہ افطار کرنا جائز نہیں، بلکہ سب مسلمانوں کے ساتھ عید کرے اور جو دونوں صورتوں میں اس نے روزہ رکھا۔ قضا اس روزے کی اس پر واجب ہے، کفارہ واجب نہیں ہے۔ اگر کسی نے رمضان کے روزے میں قصداً کھایا یا پیا یا قصداً جماع کیا۔ روزہ اس کا ٹوٹا اور اس پر اس روزے کی قضا واجب ہوئی اور کفارہ یعنی گنہگاری بھی واجب ہوئی۔ ایک بردہ آزاد کرے اگر بردہ میسّر نہ ہو تو دو مہینے متواتر رکھے۔ اگر دو مہینے میں عذر سے یا بغیر عذر کے کوئی روزہ ٹوٹ گیا تو پھر نئے سرے سے دو مہینے کے روزے رکھے۔ لیکن اگر عورت نے حیض و نفاس کے عذر سے دو مہینے کے اندر کوئی روزہ کھایا تو مضائقہ نہیں اور اگر روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو ساٹھ فقیروں کو کھانا دے اور ایک ایک کو اتنا دے جتنا صدقہ فطر میں دیتا ہے۔ اگر رمضان

ف: جو بھارکن اسلام روزے رمضان شریف کے ہیں

ف: کفارہ روزے کا

---

[1] اگر جانور قربانی کے لئے خریدا ہو۔ مگر تینوں دنوں میں قربانی نہیں ہو سکی تو اس کے بعد قربانی کا جانور زندہ ہی خیرات کر دے۔ اب ذبح کرنے کی ضرورت نہیں ۱۲ درمختار میں لکھا ہے۔ کہ اگر نفاس کے عذر سے روزان کو کھائے تو پھر بھی اگر ہو تو دو مہینے کے روزے رکھے۔

کے سوا کوئی اور روزہ رکھے اور توڑ دے تو کفارت نہیں ہوتی۔ بلکہ قضا واجب ہے اور اگر رمضان کا روزہ خطا سے توڑا یعنی کلی کرتے ہوئے بے قصد حلق میں پانی اُتر گیا یا کسی نے اُسے گرا کر زور سے حلق میں پانی یا کچھ اور ڈال دیا۔ یا کان میں یا ناک میں دوا ڈال دی۔ یا جو چیز دوا، غذا نہیں، جیسے کنکر، مٹی وغیرہ قصد کر کے کھائی یا منہ بھر کر قے کی یا رات خیال کر کے سحری کا کھانا کھایا اور بعد میں معلوم ہوا کہ رات نہ تھی، بلکہ صبح صادق ہو گئی تھی۔ یا اس نے خیال کیا کہ دن آخر ہو گیا ہے اور افطار کا وقت ہو گیا۔ یہ خیال کر کے روزہ کھولا۔ بعد میں دن نکل آیا۔ یا سوتے آدمی کے حلق میں پانی جا پڑا۔ ان سب صورتوں میں روزہ ٹوٹا اور اس کی قضا واجب ہوئی، پر کفارہ واجب نہیں۔ اور اگر روزہ بھول گیا اور بھول کر کھایا یا پیا یا جماع کیا یا غسل کی حاجت ہوئی یا بدن پر ملا یا آنکھوں میں سُرمہ ڈالا تو بھی روزہ نہیں ٹوٹا۔ روزے میں غیبت یعنی کسی کا گلہ کرنا اور کسی کو گالی دینا اور بُرا کہنا نہایت بد ہے، روزے کا ثواب جاتا رہتا ہے۔ روزہ دار کو لائق ہے کہ روزے کو پاک اور صاف رکھے اور حلال چیز سے افطار کرے اور عبادت میں مشغول رہے۔ جھوٹ دغابازی موقوف کرے۔ اس مبارک مہینے کو غنیمت سمجھے۔ اس کی ایک عبادت ستر ماہ کے برابر ہے۔ فقیر غریب کی خدمت غنیمت جانے اور صدقہ فطر کا عید کے دن نہایت خوشی سے ادا کرے تو روزے اس کے مقبول ہوں اور مسافر کو روزہ رمضان المبارک کا کھانا جائز ہے اور اگر روزہ رکھے تو بھی جائز ہے۔ مگر جس کو روزہ رکھنے سے مرنے کا اندیشہ ہو اُسے روزہ رکھنا گناہ ہے۔ جس مریض مسافر نے رمضان کے روزے کھائے اور وہ اسی مرض میں مر گیا گنہگار نہیں اور جو بیمار تندرست ہو کر مرا یا مسافر مقیم ہو کر مرا، جتنے روز تندرست ہو کر جیتا رہا، یا مسافر مقیم ہو کر جیتا رہا، اُتنے دنوں کی قضا واجب ہوئی۔ مثلاً دس روزے بیماری یا سفر میں کھائے۔ پھر اچھا ہو کر یا مقیم ہو کر پانچ دن جیا۔ اب اس پر پانچ روز قضا واجب ہوئی۔ اگر قضا نہ دی تو وارث پر واجب ہے کہ ہر روزے کے بدلے دو سیر[1] گندم یا چار سیر جو فقیروں کو دے کر دینا وارث پر اُس وقت لازم ہے جب مردہ کہہ کر مرا ہو اور اگر بغیر کہے وارث نے دے دیا تو بھی صحیح ہے۔ قضا رمضان کی چاہے یک لخت رکھے یا فرق رکھے۔ لیکن کفارہ یک لخت واجب ہے۔ جو شخص نہایت بڈھا ہوا اور روزے کی طاقت نہ رہے

---

[1] یہ حساب شاہجہان آباد کے وزن سے کیا گیا ہے۔

روزہ نہ رکھے اور ہر روزے کے عوض صدقۂ فطر کے برابر فقیروں کو دے۔ پھر اگر روزے کی طاقت آجائے تو ان روزوں کو قضا کرے۔ اگر عورت حمل سے ہو یا دودھ پلاتی ہو اور روزہ رکھنے سے اس کے بچے کو ایذا ہو، روزہ کھائے۔ مگر اس پر قضا روزے کی واجب ہے۔ جو عورت حیض نفاس والی روزہ کھائے، جب پاک ہو، اس کی قضا کرے اگر کوئی عید اضحےٰ کے عرفے کے دن روزہ رکھے۔ ایک برس اگلے اور ایک برس پچھلے گناہ بخشے جائیں اور جو روزہ عاشورہ کا رکھے۔ ایک برس کے گناہ بخشے جائیں۔ جیسے نماز سوائے خدا کے اور کسی کے واسطے پڑھنی جائز نہیں، روزہ بھی کسی اور[1] کا رکھنا جائز نہیں ؛

حج کا بیان

پانچواں رکن اسلام کا حج ہے۔ جسے حق تعالیٰ خرچ راہ اور سواری دے اور راہ میں امن ہو، حج اس پر فرض ہے۔ اگر کوئی حج کو فرض نہ جانے تو وہ کافر ہے اور جس شخص پر فرض ہو اور نہ کرے وہ فاسق یعنی بڑا گنہگار ہے۔ حج ساری عمر میں ایک بار فرض ہے۔ جب خدا اسباب میسر کرے اس وقت معلوم کرلے۔ اس واسطے باقی مسئلے بیان نہیں کئے۔ جیسے اسلام کے ارکان بجا لانے فرض ہیں گناہوں سے دور رہنا بھی فرض ہے۔ بعض گناہ کبیرہ یعنی بڑے ہیں۔ ان کے کرنے سے اگر توبہ نہ کرے گا تو عذاب ہوگا اور بعض گناہ صغیرہ ہیں، ان کے کرنے سے بھی عذاب ہوگا۔ مگر تھوڑا۔ اب بعض کبیرہ گناہ بیان کرتا ہوں (۱) خدا سے شرک کرنا (۲) ناحق خون کرنا (۳) باپ کو ایذا دینا (۴) کسی عورت سے زنا کرنا (۵) یتیموں کا مال کھانا کسی عورت کو زنا کی جھوٹی تہمت لگانی (۷) دو چند کافروں کی جنگ سے بھاگنا (۸) شراب پینا (۹) ناحق ظلم کرنا (۱۰) کسی کو پیٹھ پیچھے بدی سے یاد کرنا (۱۱) کسی کے حق میں بدگمانی کرنا (۱۲) اپنے تئیں غیروں سے اچھا جاننا (۱۳) خدا سے خوف نہ کرنا (۱۴) خدا کی رحمت سے ناامید ہو جانا (۱۵) کسی سے وعدہ کرکے وفا نہ کرنا (۱۶) ہمسائے کی جورو اور بیٹی پر نظر بد کرنا (۱۷) کسی کی امانت میں خیانت کرنا (۱۸) قرآن شریف پڑھ کر بھلا دینا (۱۹) شہادت حق کی چھپانا (۲۰) شہادت جھوٹی دینا۔ جھوٹ بولنا خصوصاً جھوٹی

پانچواں رکن اسلام کا حج ہے

کبیرہ و صغیرہ گناہوں کا بیان

---

[1] مشکل کشا کا یا کسی اور کا ؛

مسئلہ ایک شخص دوسرے شخص کی طرف سے فرض روزہ یا نماز نہیں پڑھ سکتا۔ ہاں نفلی نماز پڑھ، روزے رکھ کر اور نفلی حج ادا کرکے، نفلی خیرات دے کر اس کا ثواب جس کو بخشنا چاہے بخش سکتا ہے اور اس کا ثواب بھی ملتا ہے (بلکہ مسلمان مومن کو قرب خداوندی تو کثرت نوافل سے ہی ملتا ہے) ؛

قسم کھانا جس سے کسی کا جان یا مال یا عزت جاتی رہے (۲۱)، خدا کے نام کے سوا کسی اور کی قسم کھانا (۲۲)، خدا کے سوا کسی اور کو سجدہ کرنا (۲۳)، قرآن شریف کی مجلس میں کسی اور کام میں مشغول ہو جانا (۲۴)، جمعے کی نماز ترک کرنا (۲۵)، ہمیشہ جماعت ترک کرنا (۲۶)، مسلمانوں کو کافر کہنا (۲۷) کسی کا گلہ کرنا (۲۸)، چوری کرنا (۲۹)، ظالموں کی خوشامد کرنا (۳۰)، بیاج کرنا (۳۱) قضا ناحق فیصل کرنا (۳۲)، لیتے دیتے کم تولنا (۳۳)، مول چکا کر بعد میں زبردستی سے کم دام دینا (۳۴)، لڑکوں سے بُرا کام کرنا (۳۵)، حیض کی حالت میں اپنی جورو یا باندی سے صحبت کرنا (۳۶)، اناج کی گرانی سے خوش ہونا (۳۷)، کسی عورت کے پاس خلوت میں بیٹھنا (۳۸)، جانوروں سے جماع کرنا (۳۹)، جُوا کھیلنا (۴۰)، کافروں کی رسمیں پسند کرنا (۴۱)، نجوم کی باتوں کو سچا جاننا (۴۲)، اپنی عبادت یا تقوے کا دعویٰ کرنا (۴۳)، مُردے پر پیٹنا (۴۴)، پکار کر رونا (۴۵)، کھانے کو بُرا کہنا (۴۶)، ناچ دیکھنا (۴۷)، راگ باجوں کا سُننا (۴۸)، عبادت لوگوں کے دکھلانے کو کرنا (۴۹)، کسی کے گھر میں بے اجازت چلے جانا (۵۰)، قدرت ہونے نصیحت ترک کرنا (۵۱)، کسی سے مسخری کر کے بے حرمت کرنا

ان کے علاوہ اور بہت سے گناہ ہیں، غرض ان سب گناہوں سے دُور رہے اور توبہ کرتا رہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ مسلمان وہ شخص ہے جس کی زبان سے اور ہاتھ سے کسی کو ایذا نہ پہنچے۔ انسان کو لازم ہے اور لائق یوں ہے کہ اپنے تئیں لحاظ کر کے سب سے بُرا اپنے آپ کو جانے اور کسی کو بُرا نہ سمجھے۔ کسی کا عیب تلاش نہ کرے بلکہ بغیر تلاش اگر کسی کا عیب معلوم ہو جائے تو ملائمت سے اُسے نصیحت کر دے فضیحت نہ کرے۔ اور نہ رسوا کرے۔ حق تعالےٰ نیک عمل کی توفیق دے۔

وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ؛ اور سلام ہو اور اوپر رسول اللہؐ کے کہ محمدؐ ہیں اور اولاد ان کی کے اور دوستوں محمدؐ کے سب پر ساتھ بخشش تیری کے اے سب رحم کرنے والوں سے بڑا رحم کرنے والے ؛

سلہ صاحب دُرِّ مختار قول کمال اور عینی میں نقل فرماتے ہیں۔ کہ آج کل قرآن کریم مصحف شریف کی قسم کھانا متعارف ہے۔ اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قسم کھانا جیسا کہ حرمین شریفین میں آج کل ۱۳۵۷ھ میں ہی بچوں بوڑھوں میں متعارف ہے کہ قسم کھاتے وقت کہتے ہیں یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم۔ فافہم۔

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ۔ اب جاننا چاہئے کہ جب بندہ اپنے مالک کے فرضوں سے فارغ ہو چکا تو اس وقت میں بقدر فرصت کچھ نہ کچھ وظیفہ بھی پڑھ لیا کرے کہ واسطے کشائش امور دین و دنیا کے بہت مفید ہے۔ سو اس میں پانچوں وقت کے وظیفہ سے ایک ایک کلمہ یہاں بیان کرتا ہوں۔ اگر زیادہ نہ ہو سکے تو ان کلموں سے ہرگز غفلت نہ کرے اور اپنی تھوڑی عمر میں عاقبت کا ذخیرہ حاصل کرے۔ یہ وظیفے نماز پنجگانہ کے بعد مقرر ہیں۔ ان کے پڑھنے سے ثواب عقبیٰ اور فائدہ دنیا حاصل ہوتا ہے۔ اسی واسطے انہیں اس جگہ لکھ دیا ہے۔ یہ وظیفے بہت مستند ہیں اور کلام مجید اور حدیث شریف سے ہیں۔ سو ہر فرد بشر کو لازم ہے کہ اس ثواب سے محروم نہ رہے۔ اگر چاہے تو ان کے فائدے علماء و فضلا سے دریافت کرلے۔ اس جگہ اسناد لکھنے کی گنجائش نہیں ہے ؛

فائدہ۔ نماز فجر کے بعد جو کوئی سات مرتبہ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ پڑھے اگر اس دن مرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ کی آگ سے بچائے گا اور جو مغرب کے وقت اسی کلمہ کو سات مرتبہ پڑھے، اس رات کو دوزخ کی آگ سے نجات پائے۔ یہ حدیث صحیح ابن حبانؒ سے ہے۔

فائدہ۔ ہر نماز فجر کے بعد آیۃ الکرسی ایک بار اور ہر چار قل ایک ایک بار پڑھنا عذاب دوزخ سے نجات دیتا ہے ایک نماز سے دوسری نماز تک۔ اس کا پڑھنے والا اگر اس درمیان میں مرے گا تو جنتی ہوگا۔ اسی طرح ہر نماز سے ہر نماز تک۔ اس کے فائدے بہت ہیں۔ کسی وعظ میں کسی عالم سے سن لینا چاہیئے

فائدہ۔ ہر نماز فجر کے بعد سو مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ پڑھنے سے عقبیٰ کے عذاب سے نجات پائے اور دنیا میں رزق کی کشائش حاصل ہو اور نماز ظہر کے بعد پانچ سو بار حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ پڑھے۔ اگر فرصت کم ہو تو پچیس مرتبہ ضرور پڑھ لے اور نماز عصر کے بعد تسبیح فاطمہؓ کی پڑھے کہ کشائش امور دینی اور دنیوی کے لئے بہت فائدہ مند ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی صاحبزادی کو تعلیم فرمایا تھا یعنی ۳۳ بار سُبْحَانَ اللّٰہِ ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور ۳۴ بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور نماز مغرب کے بعد سو مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور حدیث شریف میں ہے کہ یہ کلمہ افضل الذکر ہے۔

جو شخص ستر ہزار مرتبہ اپنی عمر بھر میں اس کو پڑھے، بے شک جنتی ہوگا اور اگر ماں باپ یا عزیز و اقربا اور دوست و آشنا کے واسطے ایک دفعہ بھی ستر ہزار کلمہ پڑھ کر بخشے گا، وہ شخص بے شک جنتی ہوگا اور نمازِ عشا کے بعد سو بار درود شریف پڑھے۔ درود شریف کی بہت قسمیں ہیں۔ ایک اختیار کرے۔ چاہے یہی پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اور اس کے بعد سورۃ تَبٰرَکَ الَّذِیْ واسطے رفاہیت عذاب قبر کے پڑھا کرے اس کے علاوہ اگر اللہ تعالیٰ عبادت کی توفیق زیادہ دے، تو زیادہ پڑھے۔ لیکن ہر مسلمان کو چاہیے کہ کم از کم اتنا تو ضرور پڑھا کرے اور اس کے ثواب سے کہ بہت بڑا ہے، محروم نہ رہے۔ وَاللّٰہُ وَلِیُّ التَّوْفِیْقِ۔

طریقۂ نکاح

نکاح پڑھانے والا نکاح پڑھنے سے پہلے ناکح کے سامنے بیٹھ کر خطبہ بآوازِ بلند پڑھے۔ خطبہ یہ ہے:۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَیْرَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ وَخَیْرَ الْھَدْیِ ھَدْیُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُھَا وَکُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ وَکُلُّ ضَلَالَۃٍ فِی النَّارِ مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ فَاِنَّہٗ لَا یَضُرُّ اِلَّا نَفْسَہٗ وَلَا یَضُرُّ اللّٰہَ شَیْئًا نَسْئَلُ اللّٰہَ اَنْ یَّجْعَلَنَا مِمَّنْ یُّطِیْعُہٗ یُطِیْعُ رَسُوْلَہٗ وَیَتَّبِعُ رِضْوَانَہٗ وَیَجْتَنِبُ سَخَطَہٗ فَاِنَّمَا نَحْنُ بِہٖ وَلَہٗ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّخَلَقَ مِنْھَا زَوْجَھَا وَبَثَّ مِنْھُمَا رِجَالًا

كَثِيرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۭ وَانْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ ۭ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلنِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِيْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ ۔ وَقَالَ تَزَوَّجُوا الْوَدُوْدَ الْوَلُوْدَ فَاِنِّيْ اُبَاهِيْ بِكُمُ الْاُمَمَ ۭ

اس کے بعد یہ خطبہ پڑھنے والے کو کہے کہ ولی دلھن کا ہو یا وکیل۔ دولھا سے کہے کہ میں نے تیرا نکاح فلانی عورت یا مؤکلہ اپنی کے ساتھ کہ فلاں کی بیٹی ہے، اتنے مہر پر کر دیا۔ اور دولھا کہے، میں نے قبول کیا نکاح اس عورت کا یا مؤکلہ تیری کا یہ ہے اس مہر پر۔ اور بجائے فلانی کے نام دلھن کا اور بجائے فلاں کے نام دولھن کے باپ کا نام لے اور تعیین مہر کی صاف بیان کرے۔ اور ان الفاظ کو چپکے چپکے نہ کہے، جیسا کہ اکثر ناواقف کرتے ہیں اور جب نکاح سے فراغت پائے تو دولھا اور دلھن کے واسطے دعائے برکت کرے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے۔ بَارَكَ اللّٰهُ وَفِيْكَ وَعَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا عَلٰى خَيْرٍ۔ اگر کوئی اجنبی باجازت ولی یا وکیل دلھن کے بطریق مسطور نکاح پڑھائے تو بھی درست ہے ؂

تمام شد راہِ نجات

منجانب

سیٹھ آدم جی عبداللہ پبلشرز۔ بمبئی والے

نو لکھا بازار لاہور (پاکستان)

پریم شاستر

اس کتاب کتاب میں جوانی اور شادی کی مسرتیں حاصل کرنے کے طریقے۔ بیوی کو خوش رکھنے کے راز، گھر کو بہشت بنانے کی تدابیر۔ حسن اور تندرستی قائم رکھنے کے زریں اصول نہایت تفصیل کے ساتھ درج ہیں۔ ہر دلعزیز اس قدر ہے۔ کہ ہاتھوں ہاتھ بک رہی ہے۔ نہایت ہی دلچسپ کتاب ہے ضخامت تقریباً دو سو صفحات سرورق رنگین و دلکش۔ قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ علاوہ محصول ڈاک بذمہ خریدار

سہاگ کی پہلی رات

اس کتاب میں ایک دلہن کی زبان سے اس کی شب عروسی کی داستان نہایت دلآویز پیرایہ میں بیان کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ مرد اور عورت کے تعلقات کے لئے خاص ہدایات اور قیمتی مشورے درج ہیں یہ کتاب شادی شدہ جوڑے کے لئے ایک گراں قدر تحفہ ہے۔ اور مطالعہ سے تعلق رکھتا ہے

قیمت صرف ڈیڑھ روپیہ علاوہ خرچہ

ہدایت نامہ خاوند

(مصنفہ کویراج ہرنام داس) یہ معروف و مشہور کتاب شادی شدہ مرد و عورت کے لئے لکھی گئی ہے جسمیں مفید نصیحتیں کار آمد اور راز کی باتیں۔ خفیہ ہدایتیں درج کی گئی ہیں۔ ہر نوجوان شادی شدہ جوڑے کے لئے ایک انمول تحفہ جس کا مطالعہ ان کے لئے ضروری ہے۔

کتابت و طباعت نہایت عمدہ

قیمت: دو روپے صرف

علاوہ محصول ڈاک

ہدایت نامہ بیوی

(مصنفہ کویراج ہرنام داس)

نئی نویلی دلہن کے لئے بہترین تحفہ جو علاوہ امور خانہ داری کے خاوند کے ساتھ بہترین جنسی تعلقات قائم کرنے کی عملی ہدایات مفید مشورے، پرورش اطفال پر مفید اور کار آمد ہدایتیں اور حسن۔ تندرستی اور خوبصورتی کو قائم رکھنے کے زریں اصول درج ہیں۔ قیمت: دو روپے صرف

علاوہ خرچہ

سیٹھ آدم جی عبداللہ پبلشرز بمبئی دہلے نولکھا بازار لاہور۔

نوابی و شاہی خوانِ نعمت (کلاں) یہ کتاب جیسا کہ نام سے ظاہر ہے انواع و اقسام کے لذیذ کھانے دسترخوان کی دیگر ضروریات پر مشتمل ہے یہ نہ صرف اہل خانہ بیگمات اور خواتین کے لئے مفید ہے۔ بلکہ خانساموں اور باورچیوں کے لئے بھی مکمل راہنما ہے۔ اس میں ایک سو چھپن اشیا کے تیار کرنے کی مفصل اور عام فہم ترکیبیں درج ہیں اس کتاب کی وسعت کا اندازہ آپ اس بات سے لگا سکتے ہیں کہ یہ نو ابواب اور ۳۶ فصلوں پر مشتمل ہے اور ہر ایک فصل میں درجنوں اشیاء کی تیاری کے لئے کوائف لکھے گئے ہیں نواں باب انگریزی کھانوں پر مشتمل ہے جس میں ۶۶ قسم کے کھانے تیار کرنے بتائے گئے ہیں۔ اس کتاب کے ہوتے ہوئے آپ کو کسی اور کتاب کو جو کہ اس موضوع پر لکھی گئی ہو۔ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ قیمت صرف دو روپے

شاہی دسترخوان اس کتاب کو متعدد بیگمات نے سالہا سال کے تجربوں کے بعد ترتیب دیا ہے۔ اس میں دو سو اکیس قسم کے مختلف کھانے تیار کرنے کی ترکیبیں درج کی گئی ہیں۔ اچھا پکا ہوا کھانا نہ صرف صحت کے مفید ہوتا ہے بلکہ اس سے اہل خانہ کی سلیقہ شعاری اور گھریلو معاشرت کا پتہ چلتا ہے۔ جو عورتیں امور خانہ داری سے واقف نہیں ہوتیں۔ ان کا دسترخوان عموماً پھیکا اور بدمزہ رہتا ہے۔ طعام سے تکمیر سیری تو ضرور ہوتی ہے۔ لیکن لطف نہیں آتا۔ اسی لئے آئے دن ان کے گھروں میں لڑائی جھگڑے رہتے ہیں لہٰذا پاکستانی شاہی دسترخوان کی ہدایات پر عمل کر کے اپنی زندگی کو پرسکون اور پُر لذت بنایئے قیمت عہ روپے

سوزن کاری اس کتاب کی ترتیب میں متعدد بیگمات نے حصہ لیا۔ اس میں جدید طرز کے پھول، میز پوش، چادروں وغیرہ پر نکالنے کے لئے انتخاب کئے گئے ہیں قیمت عہ روپے

دولت پیدا کرنے کے راز اس کتاب میں روپیہ کمانے کے سینکڑوں طریقے اور نئے نئے کاروبار کرنے کی بے شمار سکیمیں درج ہیں۔ تھوڑا پڑھا لکھا آدمی بھی اس کی مدد سے اپنی غریبی اور مفلسی کو امیری میں بدل سکتا ہے۔ یہ کتاب عملی تجربات کے بعد سات سال میں تیار ہوئی ہے۔ قیمت دو روپے آٹھ آنے علاوہ خرچہ

منگوانے کا پتہ: سیٹھ آدم جی عبداللہ بمبئی والے نولکھا بازار

لاہور (پاکستان)

نوابی و شاہی خوانِ نعمت (کلاں) یہ کتاب جیسا کہ نام سے ظاہر ہے انواع و اقسام کے لذیذ کھانے دسترخوان کی دیگر ضروریات پر مشتمل ہے یہ نہ صرف اہل خانہ بیگمات اور خواتین کے لئے مفید ہے۔ بلکہ خانساموں اور باورچیوں کے لئے بھی مکمل راہنما ہے۔ اس میں ایک سو پچپن اشیا کے تیار کرنے کی مفصل اور عام فہم ترکیبیں درج ہیں اس کتاب کی وسعت کا اندازہ آپ اس بات سے لگا سکتے ہیں کہ یہ نو ابواب اور ۳۶ فصلوں پر مشتمل ہے اور ہر ایک فصل میں درجنوں اشیاء کی تیاری کے لئے کوائف لکھے گئے ہیں نواں باب انگریزی کھانوں پر مشتمل ہے جس میں ۶۶ قسم کے کھانے تیار کرنے بتائے گئے ہیں۔ اس کتاب کے ہوتے ہوئے آپ کو کسی اور کتاب کو جو کہ اس موضوع پر لکھی گئی ہو۔ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ قیمت صرف دو روپے

شاہی دسترخوان اس کتاب کو متعدد بیگمات نے سالہا سال کے تجربوں کے بعد ترتیب دیا ہے۔ اس میں دو سو اکیس قسم کے مختلف کھانے تیار کرنے کی ترکیبیں درج کی گئی ہیں۔ اچھا پکا ہوا کھانا نہ صرف صحت کے مفید ہوتا ہے بلکہ اس سے اہل خانہ کی سلیقہ شعاری اور گھریلو معاشرت کا پتہ چلتا ہے۔ جو عورتیں امور خانہ داری سے واقف نہیں ہوتیں۔ ان کا دسترخوان عموماً پھیکا اور بدمزہ رہتا ہے۔ طعام سے تکمیل سیری تو ضرور ہوتی ہے۔ لیکن لطف نہیں آتا۔ اسی لئے آئے دن ان کے گھروں میں لڑائی جھگڑے رہتے ہیں لہذا پاکستانی شاہی دسترخوان کی ہدایات پر عمل کر کے اپنی زندگی کو پرسکون اور پُر لذت بنایئے قیمت عہ روپے

سوزن کاری اس کتاب کی ترتیب میں متعدد بیگمات نے حصہ لیا۔ اس میں جدید طرز کے پھول، میز پوش، چادروں وغیرہ پر نکالنے کے لئے انتخاب کئے گئے ہیں قیمت عہ

دولت پیدا کرنے کے راز اس کتاب میں روپیہ کمانے کے سینکڑوں طریقے اور نئے نئے کاروبار کرنے کی بے شمار سکیمیں درج ہیں۔ تھوڑا پڑھا لکھا آدمی بھی اس کی مدد سے اپنی غریبی اور مفلسی کو امیری میں بدل سکتا ہے۔ یہ کتاب عملی تجربات کے بعد سات سال میں تیار ہوئی ہے۔ قیمت دو روپے آٹھ آنے علاوہ خرچہ

منگوانے کا پتہ: سیٹھ آدم جی عبداللہ بمبئی والے نولکھا بازار

لاہور (پاکستان)

رمل - جوتش - نجوم کی نایاب کتب

ممتاز الرمل یعنی جواہر الرمل مکمل و اعلیٰ

یہ کتاب علم نجوم و رمل کا گراں مایہ خزانہ ہے۔ اس کتاب میں قیافہ، سیارگان، تفاوتِ شمسی و حالاتِ فلکی اور درویش پھل بنانے، نیک و بد ساعت معلوم کرنے اور مراتب ہشتگانہ فردی، نقشہ جات منسوباتِ نقاط اور زائچہ نکالنے کے بہترین طریق بتائے گئے ہیں جو صاحبِ فن حضرات اور ماہرین کی جان ہیں۔ یہ ہمارے کتب خانہ کی ایک خاص کتاب ہے۔

کتابت و طباعت بہترین سہ رنگا۔

کاغذ سفید۔ سرورق رنگین۔

قیمت دو روپے آٹھ آنے علاوہ خرچہ

کلید النجوم و ممتاز النجوم

مؤلفہ چوہدری حاجی عبدالرحیم صاحب منجم و جفاکتاب ہذا میں فاضل مصنف نے تمام تنتھ، بروج و خواص طریق استخراج اور نچھتروں کے عملی نقشہ جات کو بہترین انداز میں جمع کرتے ہوئے تمام شعبہ جات زندگی پر مؤثر انداز میں روشنی ڈالی ہے۔ اور مختصر مگر جامع صورت میں تمام نقوش بنانے اور ان پر عمل کرنے کے طریق بتائے ہیں۔ یہ کتاب عوام کے علاوہ ماہر فلکیات و اہل الرمل و نجوم حضرات کیلئے بیش بہا تحفہ ہے کتابت بہترین سیاہ

۲۶×۲۰/۸ کاغذ دبیز طباعت عمدہ

ضخامت ۱۶۰ صفحات قیمت صرف ۸ عدد

تقدیر کی تصویر

یعنی

پامسٹری و ہاتھ ریکھا

اس کتاب کے ذریعہ فاضل مؤلف نے علم الرمل کے تمام اصول و قواعد اور فراست دستی سے بحث و تمحیص کی ہے اسمیں نہایت سادہ طریق سے ہاتھ کی لکیروں یعنی آئینہ قسمت (غیب کی باتیں) معلوم کرنے، زائچہ بنانے اور فالنامہ پنج تنی سے نتائج اخذ کرنے کے طریق واضح بیان کئے گئے ہیں۔ انجان آدمی بھی پوری طرح فائدہ اٹھا سکتا ہے ضخامت ۱۴۰ صفحات ۲۰×۳۰/۱۶

مجلد مع گرد پوش رنگین ٹائیٹل ملک قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے

ممتاز اسرار الجفر

مصنفہ و مؤلفہ مولانا عبداللہ اثر مدیر

معاون زبیدار (لاہور) امام جعفر صادقؑ

کے مخفی اسرار و رموز کا گنجینہ اہل فن صاحب بصیرت و مشتاقانِ علم جفر کے لئے نہایت محققانہ انداز میں عمدہ اور دیدہ زیب کتابت و طباعت کے ساتھ فائن کاغذ پر شائع کیا گیا ہے یہ کتاب ایک سو ساٹھ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کتاب میں تمام مفید کارآمد عمل زائچہ جدول کے علاوہ حروف ابجد و مستحصلہ کے نقش دیئے گئے ہیں جو مشتاقانِ جفر کیلئے گراں بہا ذخیرہ ہے گویا تمام مفید کارآمد علموں کا خزانہ۔ اس کتاب میں بمصداق دریا کو کوزے میں بند کر دیا گیا ہے قیمت دو روپے آٹھ آنے

لوح تسخ

درویش علی شاہ قلم

اس کتاب میں

وہ کارآمد باتیں درج ہیں۔ جن

سے ہر شخص اپنے ہمزاد کو تابع کر

کے منتر، تنتر، تعویذات، جنات

وغیرہ معلوم کر سکتے ہیں۔

یہ وہی عظیم ترین اور بے مثل کتا

جس کے ذریعہ سے لوگ مہاتماؤں سے

مرادیں لیتے تھے اور اپنی زندگی ا

کے مطابق گزارتے تھے۔ کتابت و

دیدہ زیب۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے ع

اصلی و مکمل جوہر جوتش یعنی چشمہ جوتش و علم جوتش

اس کتاب میں طریق تنتھ، نچھتر، دوازدہ رشی کا لابھ، قاعدہ استخراج و شکرانت، ہوت نکالنے کے قواعد جوتش سیر کرن۔ پرشن وچار اور اس کے معلوم کرنے کے آسان قاعدے بتائے گئے ہیں شکرانتوں کا اپدیش وغیرہ سے لابھ اٹھانے کے گر سمجھائے گئے ہیں مشورہ بالکل آسان الفاظ اور سہل طریق کیساتھ واضح کیا گیا ہے جس سے ایک انجان بھی پوری طرح مستفید ہو سکتا ہے رمال حضرات کو بہت فائدہ پہنچ سکتا ہے کاغذ عمدہ طباعت و کتابت بہترین سرورق رنگین سائز ۲۶×۲۰/۸

قیمت دو روپے آٹھ آنے عہ علاوہ خرچہ

ENGRAVICO. L

ملنے کا پتہ:- سیٹھ آدم جی عبداللہ پبلشرز بمبئی والے نولکھا بازار لاہور

امدادی کتب طلبہ کی رہبر صادق

آدم اللغات اردو

اردو زبان کی ضخیم اور مبسوط لغات پاکستان کے مشہور ادیب حاجی لق لق صاحب کی تالیف ہے۔ اس لئے اس کے ہوتے ہوئے آپ کو کسی لغات کی ضرورت نہیں رہے گی۔

لغات ۱۴۰۰ ۔ قیمت چھ روپے

انگلش اردو ڈکشنری

جینوئن

مصنفہ حاجی لق لق صاحب قام کے شتمل ہے

ہمارا دعویٰ ہے کہ آپ نے کئی انگریز اردو ڈکشنریاں دیکھی ہونگی۔ مگر اس کتاب کو دیکھ کر تسلیم کریں گے۔ کہ ہم نے ایسی ڈکشنری نہیں دیکھی۔ قیمت دس روپے عہ

پاک منبر اللغات اردو

افضل پاکٹ

عوام الناس، اساتذہ اور طلبا کے لئے ایک بیش بہا تحفہ ہے۔ قیمت دو روپے آٹھ آنے

مکمل سوانحعمری غوث پاک رح

حضرت غوث الاعظم پیران پیر حضرت عبدالقادر جیلانی قطب ربانی قدس اللہ سرہ العزیز اور دیگر اکابر بزرگان دین کے بصیرت افروز حالات ہیں مؤلف نے تمام منازل حضرت شیخ کے ارشادات عالیہ مقامات پر ایک کیلئے مشتمل ہدایت ہدیہ عہ علاوہ خرچہ

ایک ماہ میں شرطیہ انگریزی سیکھ لو۔

(مصنفہ چوہدری عبدالعزیز ایم۔ اے ہیڈ ماسٹر) اعلیٰ کلاں

انگلش ٹیچر جدید کے مطالعہ سے آپ بغیر کسی استاد کے شرطیہ ایک ماہ میں انگریزی سیکھ سکتے ہیں۔ کیونکہ اسمیں نہایت آسان طریقہ پر گرائمر کے اصولوں کے مطابق عرضیاں خطوط اور درخواستیں اور آسان الفاظ میں بات چیت کرنا سکھایا گیا ہے۔

قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنے علاوہ خرچہ

شجرہ نسب نامہ رسول انام

یہ مقبول عام کتاب پیر فلام دستگیر نامی کی تالیف ہے پیر صاحب متعدد کتابوں کے مؤلف ہیں آپکے شجرہ لکھنے میں خاص شغف اور ید طولیٰ حاصل ہے۔ انہوں نے اس کتاب میں حضور رسول مقبول ﷺ۔ اہلبیت اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کے نسب ناموں کو وضاحت کیساتھ قلم بند کیا ہے سمجھنے میں کوئی دقت نہیں قیمت عہ علاوہ خرچہ

عالمی معلومات

ذوق سلیم رکھنے والوں کی خدمت میں ہم فخریہ طور پر یہ کتاب پیش کرتے ہیں اب تک معلومات عامہ کی جو کتابیں مغربی پاکستان میں شائع ہوئی ہیں۔ وہ بالکل مختصر اور ادھوری ہیں۔ زیر اعلان عالمی معلومات ملک کے مشہور ادیب اور قابل فخر اخبار نویس کی ماغی کاوش کا نتیجہ جناب حاجی لق لق کے زور قلم کا مرہون منت ہے۔

قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے

منشی فاضل

بی۔ اے۔ فخری پانی پتی علیگ

منشی منشی عالم منشی فاضل کے امتحان تیاری کر رہے ہیں دونوں صورتوں میں آپ کو شائع کردہ اصلی و مکمل فارسی بول چال کا مطالعہ ضروری ہے فارسی پڑھنے بولنے اور سیکھنے فارسی بول چال پڑھیں اس سے بہتر اور آسان کتاب نہیں ہوئی۔ قیمت عہ علاوہ خرچہ

مولوی عالم مولوی فاضل

مسلمان کی قومی اور مذہبی زبان ہے عربی زبان دنیا کے ملکوں میں بولی یا سمجھی جاتی ہے اس لئے آپکا فرض ہے کہ آپ بھی اس مقدس زبان سے واقف ہوں عربی کی ابتدائی جماعتوں میں ترقی کرنے کیلئے آپکے پاس ہماری مطبوعہ کتاب اصلی عربی بول چال کلاں کا ہونا ضروری ہے آپ اس نعمت سے محروم نہ رہیں قیمت عہ علاوہ خرچہ

انگریزی بول چال قیمت عہ

سیکھ انگریزی بولنے اور انگریزی میں محاورہ کرنے کیلئے اس کا پڑھنا از حد ضروری ہے کتاب ہذا آپکی پوری رہنما ہے خرچہ بذمہ خریدار

سیٹھ آدم جی عبداللہ پبلشرز بمبئی والے نولکھا لاہور